شانِ اویس قرنی 25 احادیث کی روشنی میں

المعدن العدنی
فی
فضل اویس القرنی رضی اللہ عنہ

مصنف

علی بن سلطان محمد القاری

مترجم محمد حبیب اللہ اُویسی

بخدمت جناب عثمان وجاہت
کی خدمت بطور تحفہ پیش ہوئی
محمد حمید اللہ اوی

شانِ اویس قرنی 25 احادیث کی روشنی میں

المعدن العدنی

فی

فضل اویس القرنی رضی اللہ عنہ

...

مصنف

علی بن سلطان محمد القاری

...

مترجم

محمد حبیب اللہ اُویسی

نام کتاب : المعدن العدنی فی فضل اُویس القرنی رضی اللہ عنہ

مصنف : علی بن سلطان محمد القاری

ترتیب وتصحیح : محمود احمد اُویسی

مترجم : محمد حبیب اللہ اُویسی

حروف بندی : رئیس نذیر احمد

سال اشاعت : ۲۰۱۳ء

بار : اوّل
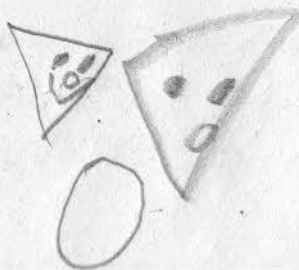
فہرست

تعارف

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

زیرِ نظر مبارک کتاب ''**المعدن العدنی فی فضل اُویس القرنی**'' کے نام سے معروف ہے۔ یہ تالیف ملا علی القاری کی اُن مصنفہ کتابوں میں سے ایک ہے جو ہنوز لباسِ طبع سے آراستہ نہیں ہو سکی تھی۔ البتہ بصورت مخطوطہ تاریخی کتب خانوں میں عجوبۂ روزگار ہے۔ میرے پاس اس کتاب کے مخطوطہ کی فوٹو کاپی ایک مولانا صاحب کے ذریعہ سے آئی، نہیں معلوم کہ ان صاحب موصوف کو کہاں سے دستیاب ہوئی۔ مخطوطہ شکستہ خط میں مرقوم تھا۔ اس مخطوطہ پر تحریر کا وقت' تاریخ' کاتب کا نام اور دوسری معلومات درج نہیں ہیں؛ جس کا عکس مطبوعہ میں ناظرین کے پیش نظر کر رہا ہوں۔ میں نے مخطوطہ کو پڑھا اور نقل کر لیا۔ حوالہ جات کی روشنی میں اس کی تحقیق و تصحیح کر لی۔ اس کی صحت سے مطمئن ہو کر اصل متن اور ترجمہ کے ساتھ مطبوعہ نسخہ قارئین کی خدمت میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں۔ اس کو پڑھ کر قاری کا دل مطمئن ہو تو اپنی صالح دعاؤں سے ممنون فرمائیں۔ اگر کوئی غلطی معلوم ہو تو اسے صحیح کر کے آگاہ کریں تا کہ اگلے ایڈیشن میں اس کو درست کر دیا جائے۔

واقعی یہ کتاب **المعدن العدنی فی فضل اُویس القرنی** ہے اور ملا علی القاری کی تالیف ہے۔ مصنف نے خود کتاب کے دیباچے میں اپنی تالیف اور کتاب کے نام کا ذکر کر دیا ہے۔ نیز مولانا عبدالحئ لکھنوی علیہ الرحمۃ نے اپنی کتاب **التعلیق المجد علی موطا امام محمد** کے مقدمہ میں ملا علی القاری کی تصانیف کا ذکر کیا ہے جس میں **المعدن العدنی فی فضل اُویس القرنی** کو ملا علی القاری کی تصانیف میں شمار کیا ہے۔

مصنف نے اس کتاب میں حضرت خیر التابعین اُویس القرنی ﷺ کے فضائل احادیث صحیحہ سے ثابت کئے ہیں۔

فی الجملہ مصنف کتاب نے زیر بحث مباحث کو مثبت انداز میں بیان کیا ہے۔ مناظرانہ طرز اختیار نہیں کیا۔ نہایت خوب صورت اسلوب و انداز میں من گھڑت اور غیر معتمد زبان زد عوام کی داستانوں کو رد کر دیا ہے۔

۔ نبی کریم ﷺ کی حضرت خواجہ اویس قرنی ﷺ کے فضائل میں صحیح اور متواتر احادیث لائے ہیں۔ سب سے پہلے ان کا امت مسلمہ میں مقام و مرتبہ متواتر حدیث سے ثابت کیا ہے۔ ان کا تابعین میں مرتبہ خیر میں شمار' ان کا عالم شہادت میں وجود کو ظاہر کرتا ہے۔ اُن کا زمان و مکان میں رہنا' عدول صحابہ کرام سے ملاقات کرنا' حج کرنا' نبی کریم ﷺ کا خواجہ اویس قرنی علیہ الرحمۃ کی شناخت کے لیے صحابہ کرام کو ان کے جسم پر برص کے مرض کے اثرات کی نشاندہی کرنا' خواجہ کی والدہ کا پتہ دینا' اور ان کے والد گرامی کا نام' والدہ کی خدمت گذاری' کوفہ کی مسجد میں حدیث کی مجلس میں حاضری' ایام حج میں مقام و عرفات میں حضرت عمر اور علی رضی اللہ عنہما سے ملاقات کرنا' جنگ صفین میں حضرت علی ﷺ کی فوج میں شریک ہو کر شہید ہونا' آپ کا مزار حضرت عمار بن یاسر اور اُبیؓ بن کعب رضی اللہ عنہما شہداء صفین کی جلو میں شام کے ملک میں دریائے فرات کے کنارے مقام رقہ میں موجود ہے۔ ان کے متعدد مزارات کا مفروضہ بے بنیاد ہے۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ آخرت میں حضرت اُویس ﷺ کی شفاعت سے امت مسلمہ کے قبیلہ ربیعہ و مُضر کے افراد کے برابر لوگ جنت میں جائیں گے۔ یہ سارے شواہد اس بات کا پتہ دیتے ہیں کہ خواجہ اُویس قرنی ﷺ ایک حقیقی وجود ہیں جو لوگ اُن کو افسانوی کردار خیال کرتے ہیں' وہ اپنی سفاہت اور جہالت کے مقام تیہ میں سرگرداں ہیں۔

یاد رکھئے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی حیات طیبہ میں جو بھی مثال یا تشبیہ دی ہے وہ حقیقی اور واقعاتی ہے۔ اساطیر اور داستان گوئی سے آپ کا کلام پاک و مبرّا ہے۔ ایسے

لوگ جو نبی کریم ﷺ کے خواجہ اویس کے بارے میں فرمودات کو خیالی یا افسانوی تصور کرتے ہیں یہ ان کے ایمان کے لیے کس قدر خطرناک امر ہے اللہ تعالیٰ ایسے عقائد سے محفوظ رکھے۔

حضرت خواجہ اُویس قرنی، شاہ نجاشی اور آپ کے عہد کے ہزاروں افراد جن کو صحابیت کا شرف حاصل نہیں ہوا لیکن معنوی اور روحانی طور پر بارگاہ نبوت کی تربیت سے فیض یاب ہوئے اور سلسلۂ بیعت سے منسلک ہوئے۔ ان کا روحانی سلسلہ قیامت تک نبی کریم ﷺ کے متصل رہے گا۔ اسی طرح فیوضات اُویسیہ آغاز اسلام سے قیامت تک جاری رہے گا۔

ع چراغ مقبلاں ہرگز نمیرد

میں اپنے صالح دوست جناب رئیس نذیر احمد صاحب کا ذکر خیر نہ کروں تو ناقابل تلافی ناانصافی ہوگی۔ آپ نے خلوص دل اور عبادت سمجھ کر اس مبارک کتاب کی کمپوزنگ چھپائی تک کے تمام مراحل میں رہنمائی فرمائی۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کا صالح اجر عطا فرمائے۔ آمین۔

خیر التابعین اُویس قرنی رضی اللہ عنہ سے بے حد محبت کرنے والے سلسلہ اُویسیہ کی علامت صاحبزادہ محمود احمد اُویسی دامت فیوضاتہ کی علم دوستی اور حضرت اُویس رضی اللہ عنہ سے محبت کو سراہتا ہوں۔ آپ کی دل جوئی سے یہ نایاب کتاب زیور طباعت سے آراستہ ہو رہی ہے۔ اس کتاب کے مطالعہ سے حضرت خیر التابعین کی شفاعت کا استحقاق حاصل ہوگا۔ اللہ تعالیٰ آپ کی عمر دراز فرمائے۔ آپ کے وسیلے سے فیوضات اُویسیہ حاصل کرنے کی سعادت سے نوازے۔ آمین۔

آپ کی صالح دعاؤں کا مستحق

محمد حبیب اللہ اُویسی

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْمَعْدَنُ الْعَدْنِیُ فِیْ فَضْلِ اُوَیْسِ الْقُرْنِیُ رضی اللہ عنہ

رَبِّ يَسِّرْ وَلَا تُعَسِّرْ وَتَمِّمْ بِالْخَيْرِ

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَقَّ حَمْدِهٖ- وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِهٖ وَعَبْدِهٖ وَعَلٰی آلِهٖ وَاَتْبَاعِهٖ وَحِزْبِهٖ وَجُنْدِهٖ- اَمَّا بَعْدُ فَيَقُوْلُ الْعَبْدُ الْمُلْتَجِیُ اِلٰی حَرَمِ رَبِّهِ الْبَارِیْ عَلِیُّ بْنِ سُلْطَانِ مُحَمَّدِ الْقَارِیْ، اِنَّ هٰذِهٖ مَقَالَةٌ مُشْتَمِلَةٌ عَلٰی بَيَانِ بَعْضِ فَضَائِلِ خَيْرِ التَّابِعِيْنَ اُوَيْسُ الْقَرْنِیْ رضی اللہ عنہ- اَلْمُسَمَّاةُ بِالْمَعْدَنِ الْعَدَنِیْ رِجَاءً اَنْ يَحْصُلَ لِیْ دَعْوَتَهٗ بِالْمَغْفِرَةِ لِذُنُوْبِیْ وَيَكُوْنُ وَسِيْلَةً بِسَتْرِ عُيُوْبِیْ فِی الْاَمْرِ الدُّنْيَوِیْ وَالْاُخْرَوِیْ-

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

المعدن العدنی فی فضل اویس القرنی رضی اللہ عنہ

حمد وثنا کے سب صیغے اللہ عزوجل کے لئے خاص ہیں جس طرح اس ذات اقدس کی حمد کئے جانے کا حق ہے۔ اور صلوٰۃ اور سلام ہو اس کے مکرم رسول پر اور اس کے معظم عبد پر اور رسول اللہ ﷺ کی آل پر اور آپ کے متبعین پر اور آپ کی اُمت پر اور آپ کی افواج پر۔

امابعد؛ اپنے پیدا کرنے والے رب کی بارگاہ میں دست بدعا علی بن سلطان محمد القاری عرض گزار ہے کہ یہ مقالہ حضرت خیر التابعین اویس القرنی رضی اللہ عنہ کے بعض فضائل کے

بیان پر مشتمل ہے، جس کا نام المعدن العدنی ہے۔ امید کرتے ہوئے کہ اُن کی دعا میرے گناہوں کی مغفرت کا سامان بن جائے اور دنیاوی اور اُخروی امور میں میرے عیبوں کی پردہ پوشی کا وسیلہ بنے۔

[۱]

فَاعْلَمْ اِنَّهٗ جَاءَ مِنْ طُرَقٍ مُتَكَاثِرَةٍ كَادَتْ أَنْ يَكُوْنَ مُتَوَاتِرَةً- عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَنَّ خَيْرَ التَّابِعِيْنَ رَجُلٌ يُّقَالُ لَهٗ اُوَيْسٌ (مشكوة-٦٢٦٧)

رواه الحاكم عن على واحمد وابن سعد عن عمر بِزِيَادَةٍ- وَلَهٗ وَالِدَةٌ هُوَلَهَا بَرٌّ لَوْ اَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَاَ بَرَّهٗ- الخ- كَانَ بِهٖ بَيَاضٌ فَمُرُوْهُ فَلْيَسْتَغْفِرْ لَكُمْ- وَفِىْ رَوَايَةٍ لَهٗ عَنْهُ بَلَفْظٍ اَنَّ رَجُلًا يَّاتِيْكُمْ مِنَ الْيَمَنِ يُقَالُ لَهٗ اُوَيْسٌ لَا يَدَعُ بِالْيَمَنِ غَيْرَ اُمٍّ لَهٗ قَدْ كَانَ بِهٖ بَيَاضٌ فَدَعَا اللّٰهَ فَأَذْهَبَهٗ عَنْهُ اِلَّا مِثْلَ مَوْضِعَ الدِّيْنَارِ اَوِ الدِّرْهَمِ فَمَنْ لَقِيَهٗ مِنْكُمْ فَمُرُوْهُ فَلْيَسْتَغْفِرْ لَكُمْ- (رواه مسلم)

آپ کے علم میں ہو کہ یہ حدیث کثیر طریقوں سے مروی ہے بلکہ متواتر کا درجہ رکھتی ہے کہ ''رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ خیر التابعین ایک شخص ہے جسے اویس کہتے ہیں''۔ اس حدیث کو حاکم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے اور احمد بن حنبل اور ابن سعد نے عبدالرحمٰن بن ابی یعلیٰ کی روایت سے ایک صحابی سے روایت کیا ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ خیر التابعین ایک شخص ہے جسے اُویس کہتے ہیں۔

''اور مسلم نے اس اضافے کے ساتھ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ اُن کی والدہ ہے وہ ان کی خدمت گذاری اور فرماں برداری کرتے ہیں۔ اگر وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ

میں کسی کام کے ہونے کی قسم کھالیں۔تو اللہ تعالیٰ ان کی قسم کو پورا کر دیتا ہے(الخ) اُن کے بدن میں کسی قدر سفیدی ہے۔ پس تم اُن سے درخواست کرو کہ وہ تمہارے لئے دعائے مغفرت کریں"۔

"مسلم کی ایک روایت ان الفاظ میں ہے کہ ایک شخص تمہارے پاس یمن سے آئے گا جسے اویس کہتے ہوں گے۔ ملک یمن میں اس کی ماں کے سوا کوئی اور نہیں ہے۔اس کے بدن پر سفیدی ہے۔اس نے اللہ تعالیٰ سے شفایابی کی دعا کی۔تو اللہ تعالے نے ان کی بیماری کو دور کر دیا۔لیکن بقدر ایک دینار یا درہم کے اس کا نشان باقی رکھا۔ پس جو شخص تم میں سے ان کو ملے ان سے درخواست کرے کہ وہ تمہارے لئے طلب مغفرت کرے"۔

[۲]

وروی اِبْنُ سَعْدٍ عَنْ رَجُلٍ مُرْسَلاً اَنَّہ' ﷺ قَالَ خَلِیْلِی مِنْ ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ اُوَیْسُ الْقَرْنِی رضی اللہ عنہ

"ابن سعد نے ایک شخص سے مرسلاً روایت کیا ہے کہ رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اس امت میں میرا خلیل (دوست) اویس قرنی ہے"۔

[۳]

وَرَوَاہُ اِبْنُ عَدِیْ عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ سَیَکُوْنُ فِیْ اُمَّتِی رَجُلٌ یُقَالَ لَہ' اُوَیْسُ بْنُ عَبْدِاللہِ الْقَرَنِی وَاِنَّ شَفَاعَتَہ' فِی اُمَّتِی مِثْلَ رَبِیْعَۃَ وَمُضَرَ

"ابن عدی نے حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میری امت میں ایک شخص ہوگا جس کو اویس بن عبداللہ قرنی کہتے ہوں گے۔ بے شک اس کی شفاعت میری امت کے حق میں ربیعہ اور مُضر قبائل کے افراد کے برابر ہوگی"۔

[۴]

وروی اَحْمَدُ فِی الزُّهْدِ وَاَبُوْنُعَیْمٍ فِی الْحِلْیَةِ عَنْ مَحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِی الْجَعْدِ قَالَ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّم مِنْ اُمَّتِی مَنْ لَّایَسْتَطِیْعُ اَنْ یَاتِیْ مَسْجِدَ وَمُصَلَّاهُ مِنَ الْعُرْیِ یَحْجُزُه، اِیْمَانُه، اَنْ یَسْئَالَ النَّاسَ مِنْهُمْ اُوَیْسُ الْقَرَنِیْ وَفُرَاتُ بْنُ حِبَّانٍ

''احمد بن حنبل نے کتاب الزہد میں اور ابو نُعیم نے الحِلیہ میں محارب بن دِثار کے واسطے سے سالم بن ابی الجعد سے روایت کیا ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تحقیق میری امت میں ایسے افراد ہیں جو اپنی مسجد میں اور اپنی جائے نماز میں اپنی برہنگی کی وجہ سے نہیں آ سکتے۔ اور اُن کا ایمان اُن کو لوگوں سے بھیک مانگنے نہیں دیتا۔ اُن میں سے اویس قرنی ؓ اور فرات بن حیان ؓ ہیں''۔

[۵]

رَوٰی اَبُوْیَعْلٰی عَنْ عُمَرَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّم اَنَّه، سَیَکُوْنُ فِی التَّابِعِیْنَ رَجُلٌ مِّنْ قَرْنٍ یُقَالُ لَه، اُوَیْسُ بْنُ عَامِرٍ یَخْرُجُ بِهٖ وَضَحٌ فَیَدْعُوالله اَنْ یُّذْهِبَه، عَنْهُ فَیَقُوْلُ اللّٰهُمَّ دَعَ لِیْ فِیْ جَسَدِیْ فَاَذْکُرُ نِعْمَتَکَ عَلَیَّ فَیَدَعُ لَه، مِنْهُ مَا یُذَکِّرُ بِهٖ نِعْمَةً فَمَنْ اَدْرَکَه، مِنْکُمْ فَاسْتَطَاعَ اَنْ یَسْتَغْفِرَلَه، فَلْیَسْتَغْفِرْلَه،

''ابو یعلیٰ نے حضرت عمر ؓ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بے شک تابعین میں سے ایک شخص علاقہ قرن کا ہو گا جسے اویس بن عامر کہتے ہوں گے، اس کو برص کا مرض ہو گا۔ پس وہ دعا کرے گا اللہ تعالیٰ اس سے اس کا مرض دور کر دے۔ وہ بارگاہ ربوبیت میں عرض کرے گا یا اللہ! میرے بدن میں اس مرض کا کچھ نشان باقی رہنے دے تا کہ میں تیری عطا کردہ صحت کی نعمت کو یاد کرتا رہوں۔ پس جو شخص تم میں سے اُن کو ملے تو

اُن سے اپنے لئے دعائے مغفرت طلب کر سکے تو وہ اس کے لئے مغفرت طلب کریں"۔

[٦]

رَوَی اِبْنَ اَبِیْ شَیْبَۃَ عَنْ عَائِشَۃَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمْ سَیَقْدِمُ عَلَیْکُمْ رَجَلٌ یُّقَالُ لَہٗ اُوَیْس کَانَ بِہ بَیَاضٌ فَدَعَا اللّٰہ لَہٗ فَاَذْھَبَہُ اللّٰہُ فَمَنْ لِقَیَہٗ مِنکُمْ فَمُرُوْہُ فَلْیَسْتَغْفِرْ لَہٗ (مصنف ابن ابی شیبہ)

"ابوبکر بن ابی شیبہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم کو ایک شخص ملے گا؛ جس کو اویس کے نام سے پکارتے ہیں۔اس کے بدن پر سفیدی ہوگی پس اس کی دعا سے اللہ تعالیٰ اس کی سفیدی کو دور کر دے گا جو شخص تم میں سے اُس کو ملے اس سے درخواست کرے کہ وہ اس کے لئے دعاء مغفرت کرے۔

[٧]

اَلْخَطِیْبُ وَابْنُ عَسَاکِر عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَابِ اَنَّہٗ ﷺ قَالَ یَا عُمَرُ یَکُوْنُ فِیْ اُمَّتِیْ فِیْ آخِرِالنَّاسِ رَجَلٌ یُقَالُ لَہٗ اُوَیْسُ الْقَرْنِیْ یُصِیْبُہٗ بَلَاءٌ فِیْ جَسَدِہٖ فَیَدْعُو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ فَیَذْھَبُ بِہٖ اِلَّا لَمْعَۃٌ فِیْ جَنْبِہٖ اِذَا رَاٰھَا ذَکَرَاللّٰہ فَاِذَا لَقِیْتَہٗ فَاقْرَءْہُ مِنِّیْ السَّلَامَ وَاْمُرْہُ اَنْ یَّدْعُوْلَکَ فَاِنَّہٗ کَرِیْمٌ عَلٰی رَبِّہٖ بَارٌ بِوَالِدَیْہِ لَوْیُقْسِمُ عَلَی اللّٰہِ لَاَبَرَّہٗ وَیَشْفَعُ کَمِثْلِ رَبِیْعَۃَ وَمُضَرَ۔ (تاریخ بغداد)

"الخطیب اور ابن عساکر نے حضرت عمر بن الخطاب ؓ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اے عمر! میری امت کے آخری لوگوں میں ایک شخص ہوگا جس کا نام اویس قرنی ہوگا۔ جس کے بدن میں مرض ہوگا۔ تو وہ اس کے دفع کرنے کی اللہ تعالیٰ سے دعا کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کے مرض کو دور کر دے گا مگر ایک سفید داغ اس کے پہلو میں باقی رہ جائے گا۔ اس لئے کہ جب وہ اسے دیکھے تو اپنے رب کریم کا شکر ادا کرے۔ جب

بھی تو اے عمرؓ! اس سے ملے تو اُسے میری طرف سے سلام کہنا۔ اور اس کو پیام دینا کہ وہ تیرے لئے دعاء خیر کرے۔ کیونکہ وہ اپنے ربّ کریم کی بارگاہ میں صاحب عزت و اکرام ہے' اپنے والدین کا خدمت گذار اور فرماں بردار ہے۔ اگر وہ اللہ تعالیٰ پر قسم کھائے تو اللہ تعالیٰ اس کی قسم کو پورا کر دیتا ہے۔ اور اُمت مسلمہ کی ربیعہ اور مضر قبائل کے برابر افراد کی شفاعت کرے گا"۔

[۸]

رَوَاهُ اِبْنُ سَعْدٍ وَاَحْمَدُ وَمُسْلِمٌ وَالْعُقَيْلِيْ وَالْحَاكِمُ فِيْ مُسْتَدْرِكِهٖ عَنْ عُمَرَ بَلَفْظٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم يَاتِىْ عَلَيْكُمْ اُوَيْسُ بْنُ عَامِرٍ مَعَ اِمْدَادِ اَهْلِ الْيُمَنِ عَنْ مُرَادٍ ثُمَّ مِنْ قَرْنٍ كَانَ بِهٖ بَرْصٌ فَبَرِءَ مِنْهُ اِلَّا مَوْضِعَ دِرْهَمٍ لَه' وَالِدَةٌ هُوَ بِهَا بَرٌّ لَوْ اَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَاَبَرَّه' فَاِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ يَّسْتَغْفِرَ لَكَ فَافْعَلْ (مستدرک حاکم)

"ابن سعد' احمد بن حنبل' مسلم' العقیلی اور الحاکم نے اپنی کتاب مستدرک میں عمر بن الخطاب ؓ سے اِن لفظوں کے ساتھ روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تمہارے پاس ایک شخص اُویس بن عامر اہل یمن کی کمک کے ساتھ آئے گا جن کا تعلق قبیلہ مراد سے ہوگا۔ وہ قرن کا رہنے والا ہوگا۔ اس کو برص کا مرض ہوا ہوگا۔ وہ اس مرض سے صحت یاب ہو چکے ہیں لیکن بقدر ایک درہم برص کا نشان اس کے جسم پر باقی ہے۔ اس کی والدہ بقید حیات موجود ہیں۔ جس کا وہ خدمت گذار اور فرماں بردار ہے۔ اگر وہ اللہ تعالیٰ پر قسم کھالے تو اس کی قسم پوری ہو کر رہے گی۔ اگر تو اے عمر! اپنے لئے اس سے استغفار کرا سکے تو ضرور ایسا کر"۔

[۹]

رَوٰی اِبْنُ اَبِیْ شَیْبَۃَ فِیْ مُصَنَّفِہٖ وَالْحَاکِمُ فِیْ مُسْتَدْرَکِہٖ وَالْبَیْھَقِیُّ وَابْنُ عَسَاکِرُ عَنِ الْحَسَنِ مُرْسَلاً وَلَفْظُہٗ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ بِشَفَاعَۃِ رَجُلٍ مِنْ اُمَّتِیْ اَکْثَرَ مِنْ رَبِیْعَۃَ وَ مُضَرَ، قَالَ الْحَسَنُ ھُوَاُوَیْسُ الْقَرَنِیْ

''ابوبکر بن ابی شیبہ نے اپنی مصنف میں الحاکم نے اپنی مستدرک میں، البیہقی اور ابن عساکر نے حضرت حسن بصری ﷫ سے مرسلاً ان الفاظ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میری امت کے ایک شخص کی شفاعت سے ربیعہ اور مضر قبائل کے افراد سے زیادہ لوگ جنت میں جائیں گے۔ حضرت حسن بصری ﷫ نے فرمایا کہ وہ شخص حضرت اویس قرنی ﷫ ہیں''۔

[۱۰]

رَوٰی الطَّبْرَانِیْ عَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ مَرْفُوْعاً یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ بِشَفَاعَۃِ رَجُلٍ مِّنْ اُمَّتِیْ اَکْثَرَ مِنْ عَدَدِ مُضَرَ وَیُشَفِّعُ الرَّجُلُ فِیْ اَھْلِ بَیْتِہٖ وَیُشَفَّعُ عَلٰی قَدْرِ عِلْمِہٖ وَعَمَلِہٖ

''الطبرانی نے ابواُمامہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میری امت کے ایک شخص کی شفاعت سے قبیلہ مضر کے افراد سے زیادہ لوگ جنت میں جائیں گے۔ وہ شخص اپنے اہل بیت کی شفاعت کرے گا اور وہ اپنے علم وعمل کے مقدار شفاعت کرے گا''۔

[۱۱]

رَوٰی اَبُوْ نُعَیمٍ عَنْہُ بِلَفْظٍ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم یَخْرُجُ مِنَ النَّارِ بِشَفَاعَۃِ رَجُلٍ مِّنْ اُمَّتِی اَکْثَرَ مِنْ رَبِیْعَۃَ وَمُضَرَ۔ (الحلیہ)

''ابوُنعیم نے بھی ابواُمامۃ سے ان الفاظ میں روایت کیا ہے کہ میری اُمت کے ایک شخص کی شفاعت سے ربیعہ اور مُضر کے قبائل کے افراد سے زیادہ لوگ دوزخ سے نکالے جائیں گے''۔

ھٰذِہِ الْاَحَادِیْثُ صَرِیْحَۃٌ فِیْ اَنَّ اُوَیْساً خَیْرُ التَّابِعِیْنَ فَاشَارَ کَثْرَۃَ الثَّوَابِ کَیْ یُشِیْرُ اِلَیْہِ لَفْظُ خَیْرِ التَّابِعِیْنَ فَمَا یُنَافِیْ مَا قَالَ بَعْضُھُمْ اَنَّ اَفْضَلَ التَّابِعِیْنَ سَعِیْدُ بْنُ الْمُسَیِّبِ مِنْ اَھْلِ الْمَدِیْنَۃِ وَالْحَسَنُ مِنْ اَھْلِ الْبَصْرَۃِ وَمَکْحُوْلٌ مِنْ اَھْلِ الشَّامِ وَعَلْقَمَۃُ مِنْ اَھْلِ الْکُوْفَۃِ فَاَنَّہٗ مَحْمُوْلٌ عَلٰی اَنَّھُمْ اَفْضَلُ التَّابِعِیْنَ بِمَعْنٰی اَکْثَرُھُمْ عِلْماً وَاللہُ سُبْحَانَہٗ اَعْلَمُ

ملاعلی القاری رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ اِن مذکورۃ الصدر احادیث اور اخبار سے صریحاً ثابت ہوتا ہے کہ حضرت اُویس قرنی رضی اللہ عنہ خیر التابعین ہیں۔ اور لفظ خیر التابعین سے یہ اشارہ ملتا ہے کہ اُویس قرنی رضی اللہ عنہ بوجہ کثرت ثواب کے خیر التابعین ہیں۔ خیر التابعین کا یہ مفہوم بعض علماء ومشائخ کرام کے اس قول کے منافی نہیں ہے کہ اہل مدینہ میں حضرت سعید بن المسیب افضل التابعین ہیں اور بصریوں میں حضرت حسن بصری افضل التابعین ہیں۔ شامیوں میں حضرت مکحول افضل التابعین ہیں، کوفیوں میں حضرت علقمہ افضل التابعین ہیں۔ یہ حضرات علم کی کثرت اور (علمی کمال) کی وجہ سے فضیلت رکھتے تھے۔ اس لئے افضل التابعین کہلاتے ہیں۔ واللہ سبحانہ اعلم۔

[۱۲]

رَوٰی اِبْنُ سَعْدٍ وَمُسْلِمٌ وَاَبُوْ عُوَانَہ وَالرُّوْیَانِیْ وَاَبُوْیَعْلٰی وَاَبُوْ نُعَیْمٍ وَالْبَیْھَقِیْ فِی الدَّلَائِلِ عَنْ اُسَیْرِ بْنِ جَابِرٍ قَالَ کَانَ عُمَرُ ابْنُ الْخَطَّابِ اَتٰی عَلَیْہِ اِمْدَادُ اَھْلِ الْیَمَنِ سَاَلَھُمْ اَفِیْکُمْ اُوَیْسُ بْنُ عَامِرٍ حَتّٰی اَتٰی عَلٰی اُوَیْسٍ قَالَ اَنْتَ

اُوَیْسُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ مِنْ مُرَادٍ ثُمَّ مِنْ قَرْنٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَكَانَ بِكَ بَرْصٌ فَبَرَأْتَ مِنْهُ اِلَّامَوْضِعَ دِرْهَمٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ لَكَ وَالِدَةٌ قَالَ نَعَمْ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ يَاتِىْ عَلَيْكُمْ اُوَيْسُ بْنُ عَامِرٍ مَعَ اِمْدَادِ اَهْلِ الْيَمَنِ مِنْ مُرَادٍ مِنْ قَرْنٍ كَانَ بِهٖ بَرْصٌ فَبَرَاَءُ مِنْهُ اِلَّامَوْضِعَ دِرْهَمٍ لَه' وَالِدَةٌ هُوَ بِهَا بَرٌّ لَوْ اَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَاَبَرَّه' فَاِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ يَسْتَغْفِرَلَكَ فَافْعَلْ فَاسْتَغْفِرْلِىْ فَاسْتَغْفِرْلَه' فَقَالَ لَه' عُمَرُ اَيْنَ يرِيْدُ قَالَ الْكُوْفَةَ قَالَ اَلَاّ اَكْتُبُ لَكَ اِلٰى عَامِلِهَا قَالَ اَكُوْنُ فِىْ غَبْرَاء النَّاسِ اَحَبُّ اَلَیَّ ۔

''ابن سعد، مسلم، ابوعوانہ، الرویانی، ابویعلیٰ، ابونُعیم اور البیہقی نے دلائل النبوت میں حضرت اُسَیر بن جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ فرماتے ہیں جب اہل یمن کی کوئی جماعت مدینہ منورہ آتی تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اُن سے پوچھتے تھے۔ کہ کیا تمہارے درمیان اُویس بن عامر ہے؟ یہاں تک کہ ایک دفعہ اُویس بن عامر اہل یمن کی ایک جماعت میں شامل ہو کر آئے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ تم اُویس بن عامر ہو۔ حضرت خواجہ اُویس قرنی رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ ہاں! میں اُویس بن عامر ہوں۔ پھر دریافت فرمایا کہ قبیلہ مراد سے ہو اور مقام قرن سے ہو۔ خواجہ علیہ الرحمۃ نے اثبات میں جواب دیا کہ ہاں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پھر پوچھا کہ تم کو برص کا مرض تھا اور اب صحت یاب ہو۔ لیکن بقدر ایک درہم کے اس کا نشان باقی ہے۔ خواجہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ ہاں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پھر پوچھا کہ کیا تمہاری والدہ محترمہ زندہ موجود ہے۔ حضرت خواجہ نے جواب دیا کہ ہاں! اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت خواجہ اُویس قرنی رضی اللہ عنہ کو بتایا کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ: اُویس بن عامر مرادی قرنی اہل یمن کی ایک جماعت میں شامل ہو کر تمہیں ملے گا۔ اسے برص کا مرض تھا۔ اب وہ اس مرض میں سے شفایاب ہے لیکن بقدر ایک درہم کے

اس کا نشان باقی ہے۔اُن کی والدہ محترمہ زندہ موجود ہے۔جس کا وہ خدمت گذار اور اطاعت شعار ہے۔مگر وہ کسی امر پر قسم کھالے تو اللہ تعالیٰ اس کی قسم کو سچ کر دیتا ہے۔پس اگر تجھ سے ممکن ہو اس سے اپنے حق میں استغفار کرانا۔تو اس شخص نے حضرت خواجہ علیہ الرحمۃ سے کہا کہ آپ میرے لئے استغفار کریں تو حضرت خواجہ علیہ الرحمۃ نے اس کے لئے استغفار کی۔

حضرت عمر ﷺ نے حضرت خواجہ علیہ الرحمۃ سے پوچھا کہ اس کے بعد تم کہاں جانا چاہتے ہو۔خواجہ علیہ الرحمۃ نے جواب دیا کہ میں کوفہ جانا چاہتا ہوں۔حضرت عمر ﷺ نے فرمایا کہ وہاں کے عامل کے نام آپ کے واسطے میں کچھ لکھ دوں۔خواجہ علیہ الرحمۃ نے عرض کیا کہ مجھے یہ محبوب تر ہے کہ میں ادنیٰ اور غیر معروف لوگوں میں رہوں۔

[۱۳]

قَالَ فَلَمَّا كَانَ الْعَامُ الْمُقْبِلُ حَجَّ رَجُلٌ مِنْ اَشْرَافِهِمْ فَوَافَقَ عُمَرُ فَسَأَلَه، عَنْ اُوَيْسٍ فَقَالَ تَرَكْتُه رَثَّ الْبَيْتَ قَلِيْلُ الْمَتَاعِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ يَاتِىْ عَلَيْكُمْ اُوَيْسٌ بْنِ عَامِرٍ مَعَ اِمْدَادٍ مِنْ اَهْلِ الْيَمَنِ مِنْ مُرَادٍ ثُمَّ مِنْ قَرْن كَانَ بِهٖ بَرَصٌ فَبَرَاَهُ مِنْهُ اِلَّا مَوْضِعَ دِرْهَمٍ لَه، وَالِدَةٌ هُوَ بِهَا بَرٌّ لَوْ اَقْسَمَ عَلَى اللهِ لَاَبَرَّه فَاِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ يَسْتَغْفِرَلَكَ فَافْعَلْ فَاَتَى اُوَيْساً فَقَالَ اَسْتَغْفِرْلِىْ قَالَ اَنْتَ اَحْدَثُ عَهْداً بِسَفِرٍ صَالِحٍ فَاسْتَغْفِرْلِىْ قَالَ اَسْتَغْفِرْلِىْ قَالَ لَقِيْتَ لِعُمَرَ قَالَ نَعَمْ فَاسْتَغْفِرْلَه، فَفَطَّنَ لَهُ النَّاسُ فَانْطَلَقَ عَلٰى وَجْهِهٖ وَزِيَادَةُ فِىْ مُسْلِمٍ: قَالَ اُسَيْرُوْ كَسْوَتُه، بُرْدَةُ فَكَانَ كُلَّمَا رَاٰهُ اِنْسَانٌ قَالَ مِنْ اَيْنَ لِاُوَيْسٍ هٰذِهِ الْبُرْدَةُ (مسلم)

حضرت اُسیر بن جابر ﷺ فرماتے ہیں کہ اس سے آئندہ سال کے ایام حج میں ایک شخص شرفاء یمن سے حضرت عمر ﷺ سے ملا اور حضرت عمر ﷺ نے اس سے حضرت اُویس کا

حال دریافت کیا۔ اس نے بتایا کہ میں نے اسے قلیل المتاع اور پھٹے پرانے کپڑوں میں ملبوس پایا ہے۔ پس حضرت عمر ﷺ نے اُس یمنی اشراف کو رسول اللہ ﷺ سے سنی ہوئی حدیث سنائی۔ اسے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے کہ تمہارے پاس اہل یمن کی ایک جماعت میں سے اُویس بن عامر مرادی قرنی ائے گا۔ جس کو برص کا مرض ہوا تھا وہ اس مرض سے شفایاب ہو چکا ہے۔ لیکن بقدر ایک درہم کے اس کا نشان باقی رہا ہے۔ اس کی والدہ زندہ موجود ہے۔ جس کا وہ خدمت گذار اور اطاعت شعار ہے۔ اگر وہ کسی امر میں قسم کھالے تو اللہ تعالیٰ اس کی قسم کو سچا کر دیتا ہے۔ اگر تجھ سے ممکن ہو تو اس سے طلب مغفرت کرو۔ پس وہ یمنی شخص حضرت اُویس قرنی ﷺ کے پاس ایا اور اپنے لئے استغفار کی درخواست کی۔ حضرت اُویس قرنی ﷺ نے اسے جواب دیا کہ تو ابھی ابھی سفر صالح سے آیا ہے اس لئے تو ہی میرے لئے استغفار کر۔ اس یمنی شخص نے پھر آپ سے استغفار کی درخواست کی اور آپ نے اس شخص سے پوچھا کہ کیا تو نے حضرت عمر ﷺ کی زیارت کا شرف حاصل کیا ہے؟ اس نے جواب دیا کہ ہاں! میں اُن کی زیارت سے فیض یاب ہوا ہوں۔ پھر حضرت اُویس قرنی ﷺ نے اس شخص کے لئے استغفار کی ۔اس کے بعد لوگوں نے آپ کو پہچان لیا۔ پھر آپ وہاں سے چلے گئے۔ (مسلم) میں مزید ہے حضرت رُسیہ فرماتے ہیں کہ میں نے خواجہ علیہ الرحمۃ کو چادر پہنائی۔ پس جب کوئی انسان ان کو چادر پہنے دیکھتا تو کہتا کہ یہ چادر اُویس کے لئے کہاں سے آ گئی۔

[۱۴]

فِیْ رِوَایَةٍ لِابْنِ سَعْدٍ وَاَبِیْ نُعَیْمٍ وَالْبَیْهَقِیْ فِی الدَّلَائِلِ وَابْنُ عَسَاکِرٍ عَنْ اُسَیْرِبْنِ جَابِرٍ اَیْضًا قَالَ کَانَ مُحَدِّثٌ بِالْکُوْفَةِ یُحَدِّثُنَا فَاِذَا فَرِغَ مِنْ حَدِیْثِهٖ تَفَرَّقُوْا وَیَبْقٰی رَهْطٌ فِیْهِمْ رَجُلٌ یَتَکَلَّمُ بِکَلَامٍ لَا اَسْمَعُ اَحَداً یَتَکَلَّمُ کَلَامَهٗ فَاَحْبَبْتُهٗ فَفَقَدْتُهٗ فَقُلْتُ لِاَصْحَابِیْ هَلْ تَعْرِفُوْنَ رَجُلًا کَانَ یُجَالِسُنَا کَذَا

وَكَذَا فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ نَعَمْ اَنَا اَعْرِفُه، ذَاكَ اُوَيْسُ الْقَرْنِى قُلْتُ فَتَعْلَمُ
مَنْزِلَه، قَالَ نَعَمْ فَانْطَلَقْتُ مَعَه، حَتّٰى ضَرَبْتُ حُجْرَتَه، فَخَرَجَ اِلَىَّ قُلْتُ يَا اَخِى
مَا حَبَسَكَ عَنَّا قَالَ الْعُرْىُ قَالَ وَكَانَ اَصْحَابُه، يَسْخَرُوْنَ بِه وَيُؤْذُوْنَه، قَالَ
قُلْتُ خُذْ هَذَا الْبُرْدُ فَالْبِسْهُ قَالَ لَا تَفْعَلْ فَاِنَّهُمْ اِذَنْ يُؤْذُوْنَنِى اَنْ رَأَوْهُ عَلَىَّ فَلَمْ
اَزَلْ بِه حَتّٰى لَبِسَه، فَخَرَجَ عَلَيْهِمْ فَقَالُوْا مَنْ تَرَوْنَ خَدَعَ عَنْ بُرْدِه هٰذَا قَالَ
فَجَاءَ فَوَضَعَه، وَقَالَ اَتَرَى قَالَ اُسَيْرٌ فَاَتَيْتُ الْمَجْلِسَ فَقُلْتُ مَاتُرِيْدُوْنَ مِنْ
هٰذَاالرَّجُلَ قَدْ اَذَيْتُمُوْهُ الرَّجُلُ يعرى مَرَّةً وَيَكْتَسِى مَرَّةً فَاَخَذْتُهُمْ بِلَسَانِى
اَخْذًا شَدِيْدًا قَالَ فَقَضٰى اَنَّ اَهْلَ الْكُوْفَةِ وَفَدُوْا اِلَى عُمَرَ فَوَ فَدَرَجُلٌ مِمَّنْ
كَانَ يَسْخَرُبِه فَقَالَ عُمَرُ هَلْ هٰهُنَا اَحَدٌ مِنَ الْقَرَنِيِّيْنَ فَجَاءَ ذٰلِكَ الرَّجُلُ فَقَالَ
اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَدْ قَالَ اِنَّ رَجُلًا يَاتِيْكُمْ مِنَ الْيَمَنِ يُقَالُ لَه، اُوَيْسٌ لَايَدَعُ
بِالْيَمَنِ غَيْرَ اُمٍّ لَه، وَقَدْ كَانَ بِه بَيَاضٌ فَدَعَا اللّٰهَ فَاَذْهَبَه، عَنْهُ اِلَّامِثْلَ مَوضِعَ
الدِّرْهَمِ فَمَنْ لَقِيَه، مِنْكُمْ فَمُرُوْهُ فَلْيَسْتَغْفِرْلَكُمْ قَالَ مُقَدَّمُ عَلَيْنَا قَالَ قُلْتُ مِنْ
اَيْنَ قَالَ مِنَ الْيَمَنِ قُلْتُ مَا اسْمُكَ قَالَ اُوَيْسٌ قَالَ فَمَنْ تَرَكْتَه، بِالْيَمَنِ قَالَ
اُمَّالِى قَالَ أَكَانَ بِكَ بَيَاضٌ فَدَعَوْتَ اللّٰهَ فَاَذْهَبَه، عَنْكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ اَسْتَغْفِرْلِى
قَالَ اَوْ يَسْتَغْفِرُمِثْلِى لِمِثْلِكَ يَا اَمِيْرَالْمُؤْمِنِيْنَ قَالَ فَاسْتَغْفَرْلَه، قَالَ قُلْتُ لَه،
اَنْتَ اَخِى لَا تُفَارِقْنِى قَالَ فَاَمْلَسَ مِنِّى اُنْبِئْتُ اَنَّه، قَدِمَ عَلَيْكُمْ الْكُوْفَةَ قَالَ
فَجَعَلَ ذٰلِكَ الَّذِىْ كَانَ يَسْخَرُبِه وَيُحَقِّرُ بِه يَقُوْلُ مَاهٰذَا فِيْنَا يَا اَمِيْرَالْمُؤْمِنِيْنَ
وَمَا نَعْرِفُه، فَقَالَ عُمَرُ بَلٰى اِنَّه، رَجُلٌ كَذَا كَانَّه، يَضَعُ مِنْ شَانِه قَالَ فِيْنَا يَا
اَمِيْرَالْمُؤْمِنِيْنَ رَجُلٌ يُقَالُ لَه، اُوَيْسٌ تُسْخَرُبِه قَالَ اَدْرِكْ وَاَرَاكَ تُدْرِكُ فَاَقْبَلَ
ذَالِكَ الرَّجُلُ حَتّٰى دَخَلَ عَلَيْهِ قَبْلَ اَنْ يَاتِىَ اَهْلَه، فَقَالَ اُوَيْسٌ مَاهٰذِه

بِعَادَتِكَ فَمَا بَدَالَكَ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ يَقُوْلُ فِيْكَ كَذَا وَكَذَا فَاسْتَغْفِرْلِىْ يَا اُوَيْسُ قَالَ لَا اَفْعَلُ حَتّٰى تَجْعَلَ لِىْ عَلَيْكَ اَنْ لَّا تَسْخَرُ بِىْ فِيْمَا بَعْدُ وَلَاتُذَكِّرُ الَّذِىْ سَمِعْتَه، عَنْ عُمَرَ لِاَحَدٍ قَالَ قَالَ فَاسْتَغْفِرْلَه، قَالَ اُسَيْرٌ فَمَا لَبِثَ اَنْ فَشَا اَمْرُه، فِى الْكُوْفَةِ قَالَ اُسَيْرُ فَأَتَيْتُه، فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ فَقُلْتُ لَه، يَا اَخِىْ اِلاَّ اَرَاكَ الْعَجَبَ وَنَحْنُ لَانَشْعُرُ قَالَ قَالَ مَاكَانَ فِىْ هَذَا مَا اَتَبَلَّغُ بِهٖ فِى النَّاسِ وَمَا يُجْزَى كُلُّ عَبْدٍاِلَّا بِعَمَلِهٖ ثُمَّ اَمْلِسُ مِنْهُمْ فَذَهَبَ۔

ابن سعد، ابو نُعیم، بیہقی نے دلائل النبوۃ میں اور ابن عساکر نے حضرت اُسَیر بن جابر رضی اللہ عنہ سے بھی ایک روایت نقل کی ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ کوفہ میں ایک محدث تھے جو ہم لوگوں کو رسول اللہ ﷺ کی حدیث شریف سنایا کرتے تھے۔ جب وہ حدیث شریف بیان کر چکتے تو لوگ منتشر ہو جاتے۔ بعض لوگ وہاں ٹھہر جاتے۔ اور اُن لوگوں میں ایک ایسا شخص تھا جو ایسی ایسی محبوب باتیں کرتا کہ میں نے ایسی بات کسی اور شخص سے نہیں سنی تھی۔ بس میں اس کی مجلس میں بیٹھ کر اس کی پیاری باتیں سنا کرتا تھا۔ آخری دن وہ مجھ سے نہ ملے۔ تو میں نے اپنے ساتھیوں سے دریافت کیا کہ تم اس شخص کو پہچانتے ہو جو ہمارے پاس ایسی ایسی شکل وصورت والا بیٹھا کرتا تھا۔ تو قوم میں سے ایک شخص نے بتایا کہ ہاں! میں اسے پہچانتا ہوں۔ وہ اُویس قرنی رضی اللہ عنہ ہیں۔ میں نے اس سے پوچھا کہ تو اس کی قیام گاہ کو جانتا ہے۔ اس نے بتایا کہ ہاں! میں اس کی قیام گاہ سے باخبر ہوں۔ حضرت اُسَیر بن جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اس شخص کے ساتھ حضرت خواجہ اُویس قرنی رضی اللہ عنہ کی قیام گاہ پر حاضر ہوا۔ اور آپ کے حجرہ مبارک پر دستک دی۔ تو حضرت اُویس قرنی رضی اللہ عنہ حجرہ مبارک سے باہر تشریف لائے۔ میں نے پوچھا کہ بھائی صاحب! آپ نے ہم سے ملنا کیوں چھوڑ دیا ہے۔ جواب دیا کہ برہنگی کی وجہ سے۔ حضرت اُسیر بن جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت

خواجہ اُویس قرنی رضی اللہ عنہ کے ساتھی ان سے ٹھٹھا کرتے تھے اور اُن کو اذیت دیتے تھے۔ حضرت اُسیر بن جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اُن سے کہا یہ چادر لیجئے اور اسے پہنئے۔ حضرت خواجہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ایسا نہ کریں کیونکہ جب وہ لوگ میرے بدن پر اس چادر کو دیکھیں گے تب وہ مجھے اذیت دیں گے۔ مگر میں نے بار بار اصرار کیا۔ یہاں تک کہ انہوں نے اس چادر کو زیب تن کیا۔ جونہی وہ اسے زیب تن کر کے گھر سے باہر آئے۔ دیکھتے ہی وہ لوگ حضرت اُویس قرنی رضی اللہ عنہ پر جھپٹ پڑے۔ تو انہوں نے پوچھا کہ بتاؤ کس کو فریب دیا ہے۔ یہ کپڑا کس نے اُڑھایا ہے۔ حضرت خواجہ اُویس قرنی رضی اللہ عنہ نے حضرت اُسیر بن جابر رضی اللہ عنہ سے فرمایا دیکھا کیا کہتے ہیں۔ حضرت اُسیر بن جابر رضی اللہ عنہ فرماتے کہ میں اُن لوگوں کے گروہ کے پاس آیا اور اُن سے پوچھا کہ بتاؤ تم اس شخص سے کیا چاہتے ہو۔ تم اس شریف آدمی کو کیوں ستاتے ہو۔ جب کہ کبھی اس کے کپڑا نہیں ہوتا تھا اور کبھی اس کے پاس پہننے کے لئے کپڑا ہوتا ہے۔ میں نے اس گروہ کو زبانی کلامی سخت سست کہا۔ انہی دنوں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس اہل کوفہ کا ایک وفد آیا۔ ان میں ایک شخص وہ تھا جو حضرت اُویس رضی اللہ عنہ سے تمسخر کرتا رہتا تھا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُن سے پوچھا کیا تم میں اس جگہ قرن کے رہنے والا کوئی شخص موجود ہے۔ پس وہی شخص آپ کے سامنے پیش ہوا۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس شخص کو بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ تمہارے پاس یمن کا رہنے والا ایک شخص آئے گا جسے اُویس کے نام سے پکارتے ہیں، یمن میں اس کی والدہ کے سوا کوئی رشتہ دار نہیں ہے۔ اس کے بدن پر برص کی سفیدی تھی۔ اس نے اللہ عزوجل سے صحت یابی کی دعا کی۔ تو اللہ عزوجل نے اسے اس مرض سے صحت عطا کر دی۔ لیکن بقدر دینار یا درہم کے نشان باقی رہا۔ پس جو شخص تم میں سے اسے ملے تو اسے درخواست کرے کہ وہ تمہارے لئے استغفار کرے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے ارشاد گرامی کے مطابق وہ شخص

یعنی اُویس قرنی ؓ ہمارے پاس آئے۔ حضرت عمر ؓ فرماتے ہیں کہ میں نے اس سے پوچھا کہ تم کہاں کے رہنے والے ہو۔ جواب دیا کہ یمنی ہوں۔ پھر میں نے پوچھا کہ تمہارا اسم گرامی کیا ہے؟ جواب دیا کہ اُویس۔ حضرت عمر ؓ نے اس سے پوچھا کہ یمن میں کس رشتہ دار کو چھوڑ آئے ہو۔ جواب دیا کہ یمن میں میری والدہ ماجدہ ہے۔ پوچھا کہ کیا آپ کے بدن پر سفیدی کا نشان تھا۔ جس سے شفایابی کی تو نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی ہے اور اس سے تجھے شفا ہوئی۔ حضرت اُویس قرنی ؓ نے اثبات میں جواب دیا۔ حضرت عمر ؓ نے اپنے لئے طلب مغفرت کی۔ حضرت اُویس ؓ نے آپ سے گذارش کی کہ یا امیر المؤمنین! مجھ جیسا کم مایہ شخص آپ جیسے خوش بخت صحابی رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے استغفار کرے۔ راوی نے کہا پھر اُویس ؓ نے اُن کے لئے استغفار کی۔ فرماتے ہیں کہ میں نے اسے کہا کہ آپ میرے بھائی ہیں مجھ سے جدا نہ ہوں۔ فرماتے ہیں کہ وہ یعنی اُویس قرنی ؓ مجھ سے ہاتھ چھڑا کر چلے گئے۔ مزید فرمایا کہ مجھے پتا چلا ہے کہ وہ تمہارے پاس کوفہ میں آئے ہیں۔ فرماتے ہیں کہ وہ شخص جو اُویس قرنی ؓ سے تمسخر اور نفرت کرتا تھا وہ کہنے لگا۔ یا امیر المؤمنین! ایسا شخص ہم میں نہیں رہتا اور نہ ہی ہم اسے پہچانتے ہیں۔ اس پر حضرت عمر ؓ نے اسے بتایا کہ کہ ہاں وہ اس طرح کے حلیے کا شخص ہے۔ گویا کہ وہ اپنی شکل وصورت کو ادنیٰ بنائے رکھتا ہے۔ حضرت اُویس قرنی ؓ سے تمسخر اور نفرت کرنے والے شخص نے عرض کیا یا امیر المؤمنین ہائے وہ اس وضع قطع کا شخص ہم میں موجود ہے۔ جسے اُویس کہتے ہیں ہم اس سے تمسخر کرتے ہیں۔ حضرت عمر ؓ نے س شخص سے فرمایا کہ تو اس کو تلاش کر کے ملاقات کر۔ میں دیکھوں گا کہ تو اس سے ملا ہے۔ پھر وہ شخص حضرت اُویس ؓ کے پاس آیا۔ اور اپنے گھر جانے سے پہلے انہیں ملا۔ خواجہ علیہ الرحمۃ اس شخص کے رویے اور معمول کے سلوک سے ہٹ کر ملاحظہ کیا پوچھا کہ یہ اس طرح کی تکریم وتعظیم کی کیا وجہ

ہے۔تو اس نے بتایا کہ میں امیر المؤمنین عمر رضی اللہ عنہ سے آپ کی شان میں اس اس طرح کے کلمات سنے ہیں۔جن سے میں متاثر ہو کر آپ کی عظمت کا معترف ہوا ہوں۔یا اُویس رضی اللہ عنہ شفقت کیجئے۔میرے گناہوں کی مغفرت کے لئے دعا خیر کیجئے۔حضرت اُویس رضی اللہ عنہ نے اسے فرمایا کہ تیرے لئے استغفار اس شرط پر کروں گا کہ تو اب کے بعد میرے ساتھ تمسخر نہیں کرے گا اور میرے بارے میں جو تو نے امیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے سنا ہے وہ کسی سے بیان نہیں کرے گا۔راوی فرماتے ہیں کہ اس شخص نے بتایا کہ حضرت اُویس رضی اللہ عنہ نے اس کے لئے استغفار کی۔

حضرت اُسیر راوی فرماتے ہیں۔تھوڑے ہی عرصے میں حضرت اُویس رضی اللہ عنہ کا معاملہ کوفہ میں کھل گیا۔حضرت اُسیر بن جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اُن کے پاس گیا اور اُن سے ملاقات کی۔ میں نے اُن سے کہا کہ اے میرے بھائی ! کیا میں آپ میں عُجب (تکبر) نہیں پاتا۔حالانکہ ہم اس کا احساس نہیں کرتے۔راوی فرماتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ جس چیز کی ہم لوگوں میں تبلیغ کرتے ہیں وہ اس میں نہیں ہے۔ہر شخص اپنے عمل ہی کا ثمرہ پائے گا۔پھر وہ (اُویس (رضی اللہ عنہ)) لوگوں سے الگ ہو کر چلے گئے۔

[۱۵]

رَوٰی اَبُوْ نُعَیْمٍ فِی الْمَعْرِفَةِ وَالْبَیْهَقِیْ فِی الدَّلَائِلِ وَابْنُ عَسَاكِرْ عَنْ صَعْصَعَةَ بْنِ مُعَاوِیَةَ قَالَ كَانَ اُوَیْسُ بْنُ عَامِرٍ مِنَ التَّابِعِیْنَ رَجُلًا مِنْ قَرْنٍ وَاَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ اَخْبَرَنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اِنَّه، سَیَكُوْنُ فِی التَّابِعِیْنَ رَجُلٌ مِنْ قَرْنٍ یُقَالَ لَه، اُوَیْسُ بِنْ عَامِرٍ یَخْرُجُ بِهٖ وَضَحٌ فَیَدْعُو اللهَ اَنْ یُذْهِبَه، عَنْهُ فَیَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ دَعْ لِیْ فِیْ جَسَدِیْ مِنْهُ مَا اُذَكِّرُ بِهٖ نِعْمَتَكَ عَلَیَّ فَیَدَعُ لَه، فِیْ جَسَدِهٖ مَایُذَكِّرُ نِعْمَتَه، عَلَیْهِ فَمَنْ اَدْرَكَه، مِنْكُمْ فَاسْتَطَاعَ اَنْ یَسْتَغْفِرَلَه

فَلْیَسْتَغْفِرْلَہٗ -رَوٰی الْخَطِیْبُ وَابْنُ عَسَاکِرٍ وَقَالَ حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ جِدًّا

ابو نُعیم نے المعرفۃ میں بیہقی نے دلائل النبوۃ میں' اور ابن عساکر نے صعصۃ بن معاویہ ﷺ سے روایت کیا ہے۔ فرماتے ہیں کہ حضرت اُویس بن عامر ﷺ تابعین میں سے قرن کے رہنے والے ایک شخص ہیں۔ اُن کے بارے میں حضرت عمر بن الخطاب ﷺ نے فرمایا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں بتایا کہ تابعین کرام میں سے قرن کا رہنے والا ایک شخص ہوگا جسے اُویس بن عامر کے نام سے موسوم کریں گے۔ جس کے بدن پر برص کے سفید داغ ہوں گے وہ اللہ تعالیٰ سے اس مرض سے شفایابی کی دعا کریں گے۔ وہ دعا اس طرح ہو گی: آئے اللہ! میرے بدن میں اس مرض کا کچھ نشان باقی رکھ تا کہ میں تیری عطا کردہ اس نعمت کو یاد کرتا رہوں۔ اللہ تعالیٰ نے اُن کی دعا کو قبول فرما کر اُن کے بدن پر اُن کو عطا کردہ نعمت کا نشان باقی رکھے گا۔ پس جو بھی تم میں سے ان کو ملے ممکن ہو تو اُن سے اپنے حق میں استغفار کرائے۔ پس وہ اس کے حق میں استغفار کریں۔ (خصائص کبریٰ)۔

الخطیب اور ابن عساکر نے روایت کیا ہے ساتھ ہی یہ فرمایا ہے کہ یہ حدیث انتہائی غریب ہے۔

[۱٦]

عَنْ یَحْیٰی بْنِ سَعِیْدٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ ذَاتَ یَوْمٍ یَا عُمَرُ فَقُلْتُ لَبَّیْکَ وَسَعْدَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَظَنَنْتُ اِنَّہٗ یَبْغِیْنِیْ فِیْ حَاجَۃٍ فَقَالَ یَا عُمَرُ سَیَکُوْنُ فِیْ اُمَّتِیْ اٰخِرَ النَّاسِ رَجُلٌ یُقَالُ لَہٗ اُوَیْسُ الْقَرْنِیْ یُصِیْبُہٗ بَلَاءٌ فِیْ جَسَدِہٖ فَیَدْعُوْا اللّٰہَ فَیُذْھِبُ بِہٖ اِلَّا لَمْعَۃً فِیْ جَنْبِہٖ اِذَا رَاٰھَا ذَکَرَ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ فَاِذَا لَقِیْتَہٗ فَاقْرَءْ مِنِّی السَّلَامَ وَاْمُرْہُ اَنْ یَدْعُوْلَکَ فَاِنَّہٗ کَرِیْمٌ عَلٰی رَبِّہٖ بَارٌّ بِوَالِدَیْہِ لَوْ یُقْسِمُ عَلَی اللّٰہِ لَاَبَرَّہٗ یَشْفَعُ

لِمِثْلِ رَبِيْعَةَ وَمُضَرَ قَالَ عُمَرُ فَطَلَبْتُه، حَيَاةَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَلَمْ اَقْدِرُ عَلَيْهِ وَطَلَبْتُه، خِلَافَةَ اَبِىْ بَكْرٍ فَلَمْ اَقْدِرُ عَلَيْهِ وَطَلَبْتُه، شَطْرٌ مِنْ اِمَارَتِىْ فَبِيْنَا اِسْتَقْرَاىِ الرِّفَاقَ وَاَقُوْلُ فِيْكُمْ اَحَدٌ مِنْ مُرَادٍ؟ فِيْكُمْ اَحَدٌ مِنْ قَرْنٍ؟ فِيْكُمْ اُوَيْس الْقَرْنِى قَالَ شَيْخٌ مِنَ الْقَوْمِ هُوَابْنُ اَخِىْ، اِنَّكَ تَسْأَلُ عَنْ رَجُلٍ وَضِيْعِ الشَّانِ لَيْسَ مِثْلُكَ يَسْأَلُ عَنْهُ يَا اَمِيْرَالْمُؤْمِنِيْنَ قُلْتُ اَرَاكَ فِيْهِ مِنَ الْهَالِكِيْنَ فَرَدَّ الْكَلَامَ الْاَوَّلَ فَبِيْنَا اَنَّ كَذَالِكَ اِذْ رَفِعَتْ لِىْ رَاحِلَتُه، رَثَّةَ الْحَالِ عَلَيْهَا رَجُلٌ رَثُّ الْحَالِ فَوَقَعَ فِىْ خَطِرِىْ اَنَّه ،اُوَيْسٌ قُلْتُ يَا عَبْدَاللهِ اَنْتَ اُوَيْس الْقَرْنِىْ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقْرءُ عَلَيْكَ السَّلَامَ قَالَ عَلٰى رَسُوْلِ اللهِ السَّلَامُ وَعَلَيْكَ يَا اَمِيْرَالْمُؤْمِنِيْنَ قُلْتُ وَيَاْمُرُكَ اَنْ تَدْعُوْلِىْ فَكُنْتُ اَلْقَاهُ فِىْ كُلِّ عَامٍ فَاَخْبَرَه، بِذَاتِ نَفْسِىْ وَيُخْبِرُنِىْ بِذَاتِ نَفْسِه۔

یحییٰ بن سعید سے مروی ہے کہ حضرت سعید بن المسیب نے حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دن ارشاد فرمایا کہ اے عمر! میں نے عرض کیا لبیک وسعدیک یا رسول اللہ! میں نے سمجھا کہ شاید آپ نے مجھے اپنے کسی کام کے سرانجام دینے کے لئے طلب فرمایا ہے۔ آپ نے فرمایا اے عمر! بات یہ ہے کہ میری امت کے آخر لوگوں میں ایک عظیم المرتبت شخص ہوگا جسے اُویس قرنی کے نام سے موسوم کریں گے۔ ان کے بدن میں ایک مرض ہوگا۔ وہ اللہ تعالیٰ سے شفایابی کی دعا کرے گا' اللہ تعالیٰ اسے شفایاب کرے گا۔ لیکن اس کے ایک پہلو میں ایک دھبہ کا نشان باقی رہے گا۔ جب وہ اسے دیکھے گا تو اللہ تعالیٰ کو یاد کرے گا۔ پس اے عمر! جب تو اس سے ملاقات کرے تو اسے میرا اسلام پہنچائیو۔ اور اسے کہو کہ وہ تیرے لئے دعا خیر کرے۔ اس لئے کہ وہ اپنے رب کی بارگاہ میں صاحب تکریم ہے اور اپنے والدین کا خدمت گذار

اور اطاعت شعار ہے۔ اگر وہ اللہ عزوجل کی بارگاہ میں کسی کام کے ہونے کی قسم کھالے تو
اللہ عزوجل اس کی قسم کو سچ کر دیتا ہے۔ وہ ربیعہ اور مُضر قبائل کے افراد کے برابر روزِ محشر
شفاعت کرے گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت اُویس قرنی رضی اللہ عنہ کو رسول
اللہ ﷺ کی حیاتِ طیبہ کے زمانے میں تلاش کیا مگر میری جستجو ناکام ہوئی۔ پھر میں نے خلیفہ
اوّل حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں اُنہیں تلاش کیا تب بھی اُن کا پتہ نہ چل
سکا۔ اس کے بعد اپنی خلافت کے پہلے نصف دورانیے میں تلاش کیا۔ تب میں ان کی ہم
سفر جماعت سے ملا۔ میں نے اُن سے پوچھا کہ کیا تم میں قبیلہ مراد کا کوئی شخص ہے؟ تم میں
کوئی قرن کا باسی ہے؟ تم میں اُویس القرنی نام کا کوئی شخص ہے؟ اس گروہ کے ایک عمر رسیدہ
بزرگ نے بتایا کہ وہ تو میرا بھتیجا ہے۔ وہ شخص جس کے بارے میں آپ دریافت کر رہے
ہیں وہ تو ادنیٰ درجہ کا آدمی ہے۔ اے امیر المؤمنین! آپ جیسا عظیم المرتبت شخص اس معمولی
آدمی کے بارے میں جستجو کرے۔ اچنبے کی بات ہے۔ حضرت امیر المؤمنین رضی اللہ عنہ فرماتے
ہیں کہ میں نے اسے کہا کہ میرے خیال میں تو اس نکتہ نگاہ میں تُو ہلاکت زدہ ہے۔ پھر اس
نے اسی بات کو دہرایا۔ ہم اسی ردوقدح میں الجھے ہوئے تھے کہ اچانک ایک گھٹیا سازو
سامان کی سواری میرے سامنے آئی۔ اس سواری پر ایک مفلوک الحال شخص سوار تھا۔ اسے
دیکھتے ہی میرے دل میں خیال آیا کہ یہی میرا مطلوب شخص اُویس ہوسکتا ہے۔ میں اس سے
مخاطب ہوا اور پوچھا کہ اے اللہ تعالیٰ کے عبدِ مکرم کیا تُو اُویس القرنی ہے؟ جواب ملا۔ کہ
میں اُویس القرنی ہی ہوں۔ فرماتے ہیں کہ میں نے اسے رسول اللہ ﷺ کا سلام پہنچایا۔
جواب دیا کہ رسول اللہ ﷺ پر سلام ہو اور اے امیر المؤمنین آپ پر سلام ہو۔ نیز میں نے
انہیں بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے آپ کو حکم دیا ہے کہ آپ میرے ہلئے دعا کریں۔ اس کے
بعد میں حضرت اُویس قرنی رضی اللہ عنہ کو ہر سال ملتا رہا۔ اور اپنی خیر و عافیت انہیں بتاتا اور وہ مجھے

اپنی خیر و عافیت بتاتے تھے۔

[۱۷]

رَوٰی اِبْنُ عَسَاکِرُ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ یَدْخُلُ مِنْ اُمَّتِیَ الْجَنَّۃَ اَکْثَرَ مِنْ رَبِیْعَۃَ وَمُضَرَ اَمَا اُسَمِّیْ ذَالِکَ الرَّجُل قَالُوْا بَلٰی قَالَ ذَاکَ اُوَیْس الْقَرْنِیْ ثُمَّ قَالَ یَاعُمَرُ اَدْرَکْتَہ، فَاقْرَءْ مِنِّی السَّلَامَ وَقُلْ لَہ، حَتّٰی یَدْعُوْلَکَ وَاعْلَمْ اَنَّہ، کَانَ بِہٖ وَضْحٌ فَدَعَا اللّٰہ فَرَفَعَ عَنْہُ ثُمَّ دَعَاہُ فَرَدَّ عَلَیْہِ بَعْضَہ، فَلَمَّا کَانَ فِیْ خِلَافَۃِ عُمَرَ قَالَ عُمَرُ وَھُوَ بِالْمَوْسَمِ لِیَجْلِسَ کُلَّ رَجُلٍ مِنکُمْ اِلَّا مَنْ کَانَ مِنْ قَرْنٍ فَجَلَسُوْا اِلَّا رَجُلًا وَقَالَ مَاتُرِیْدُ مِنْہُ فَاِنَّہ، رَجُلٌ لَا یَعْرِفُ یَاوِیَ الْخَرَافَاتِ لَایُخَالِطُ النَّاسُ فَقَالَ اِقْرَءْ،ہ مِنِّی السَّلَامَ وَقُلْ لَہ، حَتّٰی یَلْقَانِیْ فَابْلَغَہُ الرَجُلُ رِسَالَۃُ عُمَرَ فَقَدِمَ عَلَیْہِ فَقَالَ لَہ، عُمَرُاَنْتَ اُوَیْسٌ فَقَالَ نَعَمْ یَا اَمِیْرَالْمُؤْمِنِیْنَ فَقَالَ صَدَقَ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہ، ھَلْ کَانَ بِکَ وَضْحٌ فَدَعَوْتُ اللّٰہ فَرَفَعَہ، عَلَیْکَ ثُمَّ دَعَوْتُہ، فَرَدَّ عَلَیْکَ بَعْضَہ، فَقَالَ نَعَمْ مَنْ اَخْبَرَکَ بِہٖ فَوَاللّٰہِ مَا اطَّلَعَ عَلَیْہِ غَیْرُاللّٰہِ قَالَ اَخْبَرَنِیْ بِہٖ رَسُوْلُ اللّٰہِ عَلَیْہِ السَّلَامُ وَاَمَرَنِیْ اَنْ اَسْئَالِکَ حَتّٰی تَدْعُوْلِیْ وَقَالَ یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ بِشَفَاعَۃِ رَجُلٌ مِنْ اُمَّتِیْ اَکْثَرَ مِنْ رَبِیْعَۃَ وَمُضَرَ ثُمَّ سَمَّاکَ فَدَعَا یِعُمَرَ ثُمَّ قَالَ لَہ، حَاجَتِیْ اِلَیْکَ یَا اَمِیْرَالْمُؤْمِنِیْنَ اَنْ تَکْتُمَھَا عَلَیْھِمْ وَتَاْذَنَ فِی الْاِنْصِرَافِ فَفَعَلَ فَلَمْ یَزَلْ مُسْتَخْفِیاً مِنَ النَّاسِ حَتّٰی نہاوند فِیْمَنْ اِسْتَشْھَدَ۔

ابن عساکر نے حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ایک شخص کی شفاعت سے میری امت کے ربیعہ اور مُضر قبائل سے زیادہ لوگ جنت میں داخل ہوں گے۔ موجود لوگوں نے حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ

سے کہا اس شخص کا نام ظاہر نہیں کیا گیا؟ آپ نے جواب دیا ہاں! وہ شخص اویس القرنی رضی اللہ عنہ ہیں۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ اے عمر! تو اس شفاعت کرنے والے شخص سے ملے گا۔ جب تو اسے ملے تو اسے میرا اسلام پہنچائیو۔ اور اسے کہو کہ وہ تیرے لئے دعا خیر کرے۔ اس شخص کے بارے میں مزید سن لو کہ اس کو برص کا مرض ہوا تھا، جس سے شفایابی کے لئے اللہ عزوجل سے دعا کی تو اللہ عزوجل نے اسے صحت بخشی۔ پھر بارگاہ ربوبیت میں دعا کی کہ اس مرض کی کچھ علامت اس کے بدن پر باقی رکھی جائے۔ تو اللہ تعالیٰ نے اس کی دعا قبول فرمائی اور اس کے بدن پر اس مرض کا کچھ نشان باقی رہا۔ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت کا زمانہ آیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حج کے موسم میں خدمت میں حاضر لوگوں سے فرمایا کہ قرن کے باشندوں کے سوا سب لوگ بیٹھ جائیں۔ سب لوگ بیٹھ گئے لیکن ایک شخص کھڑا رہا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس شخص کو اپنے پاس بلایا۔ اور اس سے دریافت کیا کہ تم میں ایک شخص ہے، جس کا نام اُویس ہے۔ تو اسے جانتا ہے؟ اس قرنی شخص نے جواب دیا کہ جناب کو اس شخص سے کیا کام ہے؟ یہ تو غیر معروف شخص ہے اور ویرانوں میں رہتا ہے۔ لوگوں سے میل جول نہیں رکھتا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے فرمایا کہ اسے میرا اسلام پہنچاؤ اور اسے بتاؤ کہ وہ مجھے ملے۔ جب وہ شخص حضرت اُویس قرنی رضی اللہ عنہ کو ملا تو اس نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا سلام پہنچایا۔ تو اُویس القرنی رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے۔ آپ نے اُن سے پوچھا کہ تُو اُویس ہے۔ تو حضرت خواجہ علیہ الرحمۃ نے جواب دیا کہ اے امیر المؤمنین ہاں میں اُویس القرنی ہی ہوں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواب سن کر فرمایا کہ اللہ عزوجل اور اس کے رسول کریم کا فرمان سچ ہے۔ اُن سے پوچھا کہ کیا تجھے برص کا مرض ہوا تھا؟ تُو نے اللہ تعالیٰ سے شفایابی کی دعا کی تھی۔ اللہ عزّوجل نے تیری دعا کو قبول فرمایا تھا تجھے شفا ہوئی۔ پھر تو نے اللہ عزّوجل سے دعا کی تو اللہ تعالیٰ نے تیرے بدن پر اس مرض کا کچھ نشان باقی

رکھا۔ حضرت اُویس ﷺ نے اُن کے سوالات کا جواب اثبات میں دیا ہے اور حضرت عمر ﷺ سے پوچھا کہ آپ کو کس نے ان امور کی اطلاع دی ہے۔ جب کہ ان امور کا علم اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو نہیں ہے۔ حضرت عمر ﷺ نے انہیں بتایا کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے بتایا ہے اور مجھے حکم دیا ہے کہ تم اُن سے اپنے لئے دعا خیر کی درخواست کرو۔ رسول اللہ ﷺ نے مزید ارشاد فرمایا کہ میری امت کے ایک شخص کی شفاعت سے قبیلہ ربیعہ اور مضر کے افراد سے زیادہ لوگ جنت میں داخل ہوں گے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے تمہارا نام لیا یعنی وہ شفاعت کرنے والے شخص حضرت اُویس القرنی ہوں گے۔ پھر حضرت اُویس القرنی ﷺ حضرت عمر ﷺ سے ہم کلام ہوئے کہ مجھے آپ سے ایک اہم بات کا مطالبہ ہے کہ آپ لوگوں میں میری تشہیر نہ کریں۔ مجھے پوشیدہ رکھیں ۔ پھر حضرت اویس القرنی ﷺ نے اجازت لی اور چلے گئے۔ ہمیشہ وہ لوگوں سے مستور رہے۔ حتیٰ کہ انہوں نے نہاوند میں جامِ شہادت نوش کیا۔

[۱۸]

رَوَى ابْنُ عَسَاكِرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ نَادَىٰ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَلَى الْمِنبَرِ بِمِنىٰ يَا اَهْلَ الْقَرْنِ فَقَامَ مَشَائِخْ فَقَالُوْا يَا اَمِيْرَالْمُؤْمِنِيْنْ قَالَ أَفِي قَرْنٍ مَنْ اِسْمُهٗ اُوَيْسْ فَقَالَ شَيْخٌ يَا اَمِيْرَالْمُؤْمِنِيْنَ لَيْسَ فِيْنَا مَنْ اِسْمُهٗ اُوَيْسٍ اِلَّا مَجْنُوْنٌ لَيَسْكُنُ الْقَفَارَ وَالرِّمَالَ لَا يَأْلَفُ وَلَا يُؤْلَفُ فَقَالَ ذَاكَ الَّذِىْ اَعْنِيْهِ اِذَا عُدْتُمْ اِلَى قَرْنٍ فَاطْلُبُوْهُ وَبَلِّغُوْهُ سَلَامِىْ وَقُوْلُوْا لَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ بَشَّرَنِىْ بِكَ وَاَمَرَنِىْ اَنْ اَقْرَأَ عَلَيْكَ سَلَامَهٗ- فَعَادُوْا اِلَى قَرْنٍ فَطَلَبُوْهُ فَوَجَدُوْهُ فِى الرِّمَالِ فَابْلِغُوْهُ سَلَامَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَقَالَ عَرِفَنِىْ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَشَهَرَ بِاِسْمِى السَّلَامَ عَلٰى رَسُوْلِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ وَآلِهٖ- وَهَامَ عَلٰى وَجْهِهٖ فَلَمْ يُوْقَفْ لَهٗ بَعْدَ ذَالِكَ عَلٰى اَثَرٍ دَهْرًا ثُمَّ عَادَ فِىْ اَيَّامِ عَلِيٍّ ﷺ فَقَاتَلَ

بَيْنَ يَدَيْهِ فَاسْتَشْهَدَ فِيْ صِفِيْنَ-

ابن عساکر نے حضرت سعید بن المسیّب ﷺ سے روایت کیا ہے کہ حضرت عمر ﷺ نے منیٰ میں منبر پر کھڑے ہو کر ندادی کہ اے قرن کے رہنے والو تو یہ فرمان سن کر عمر رسیدہ قرنی بزرگ کھڑے ہوئے۔انہوں نے آپ کی خدمت میں عرض کیا۔حضور ارشاد فرمایئے۔امیر المؤمنین حضرت عمر ﷺ نے فرمایا: کیا تم میں قرن کا باسی اُویس نام والا شخص موجود ہے؟ اُن میں سے ایک بزرگ بولا: اے امیر المؤمنین ! ہم میں اُویس نام والا کوئی شخص نہیں ہے۔البتہ ایک دیوانہ شخص ہے جو ویرانے اور ریگستان میں رہتا ہے۔وہ کسی سے میل جول رکھتا ہے اور نہ کوئی اس سے میل جول رکھتا ہے۔تو حضرت عمر ﷺ نے فرمایا کہ یہی تو میرا مطلوب ہے۔جب تم قرن واپس جاؤ تو اسے تلاش کرو اور اسے میرا سلام پہنچاؤ۔ اور اسے کہو کہ رسول اللہ ﷺ نے میری آپ سے ملاقات کی بشارت دی ہے اور مجھے حکم دیا ہے کہ میں آپ کو رسول اللہ ﷺ کا سلام پہنچاؤں۔

پھر وہ قرنی لوگ اپنے وطن قرن واپس لوٹے۔انہوں نے حضرت اُویس ﷺ کو تلاش کیا۔اور انہیں ریگزار میں پایا۔اور انہیں رسول اللہ ﷺ کا سلام پہنچایا۔حضرت اُویس القرنی ﷺ نے اُن لوگوں سے کہا کہ حضرت امیر المؤمنین عمر ﷺ نے میرا لوگوں سے تعارف کرا دیا ہے اور میرے نام کا چرچا کر دیا ہے۔پھر آپ نے نہایت ادب سے کہا السلام علیٰ رسول اللہ علیہ السلام اللہم صل علیہ وآلہ۔پھر وہ اپنا سا رخ لے کر چلے گئے۔وہ کافی عرصہ تک گم رہے۔پھر حضرت علی ﷺ کے عہد خلافت میں لوٹ آئے اور صفین کی جنگ میں حضرت علی ﷺ کے ساتھ مل کر لڑے اور شہید ہوئے۔

[۱۹]

رَوَى اَبُوْيَعْلٰى وَابْنُ مُنْدَةَ وَابْنُ عَسَاكِرٍ عَنْ صَعْصَعَةَ بْنِ مُعَاوِيَةَ قَالَ كَانَ

عُمَرُبْنُ الْخَطَّابِ يَسْأَلُ وَفَدَ اَهْلِ الْكُوْفَةِ اِذَا قَدِمُوْا عَلَيْهِ اَتَعْرِفُوْنَ اُوَيْسَ بْنَ عَامِرِ الْقَرْنِىْ فَيَقُوْلُوْنَ لَا- وَكَانَ اُوَيْسٌ رَجُلًا يَلْزِمُ الْمَسْجِدَ بِالْكُوْفَةِ فَلَا يَكَادُ يُفَارِقُه، وَلَه، اِبْنُ عَمَّ يُوْذِىْ اُوَيْسًا فَوَفَدَ ابْنُ عُمَرَ فِيْمَنْ وَفَدَ مِنْ اَهْلِ الْكُوْفَةِ قَالَ عُمَرُ اَتَعْرِفُوْنَ اُوَيْس بْنَ عَامِرِ الْقَرْنِىْ فَقَالَ ابْنُ عَمِّهٖ يَا اَمِيْرَالْمُؤْمِنِيْنَ اَنَّ اُوَيْسًا لَمْ يَبْلُغَ اَنْ تَعْرِفَه، اَنْتَ اِنَّمَا هُوَ اِنْسَانٌ دُوْنَ وَهُوَ ابْنُ عَمِّىْ فَقَالَ لَه، عُمَرُ وَيْلَكَ هَلَكْتُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ حَدَّثَنَا اِنَّه، سَيَكُوْنُ فِى التَّابِعِيْنَ رَجُلٌ يُقَالُ لَه، اُوَيْسُ بْنُ عَامِرِ الْقَرْنِىْ فَمَنْ اَدْرَكَه، مِنْكُمْ وَاسْتَطَاعَ اَنْ يَسْتَغْفِرَ لَه، فَلْيَفْعَلْ فَاِذَا رَأَيْتَه، فَاقْرَءَ مِنِّى السَّلَامَ وَمُرْهُ اَنْ يَسْتَغْفِرَلَه، فَوَفَدَ اِلَيْهِ فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ قَالَ اَنْتَ اُوَيْسُ بْنُ عَامِرِ الْقَرْنِىْ اَنْتَ الَّذِىْ خَرَجَ بِكَ وَضْحٌ مِنْ بَرْصٍ فَدَعَوْتَ اللّٰهَ اَنْ يُذْهِبَه، عَنْكَ فَاَذْهَبَه، فَقُلْتُ اَللّٰهُمَّ اَبْقِ لِىْ مِنْهُ فِىْ جَسَدِىْ مَا اَذْكُرُبِهٖ نِعْمَتَكَ قَالَ وَاِنِّىْ دَرَيْتُ يَا اَمِيْرَالْمُؤْمِنِيْنَ وَاللّٰهِ مَا اَطَّلَعَ عَلَىَّ هٰذَا بَشَرٌ- قَالَ اَخْبَرَنِىْ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّه، سَيَكُوْنُ فِى التَّابِعِيْنَ رَجُلٌ يُقَالُ لَه، اُوَيْسُ بْنُ عَامِرِ الْقَرْنِىْ يَخْرُجُ بِهٖ وَضْحٌ مِنْ بَرْصٍ فَيَدْعُوْاللّٰهَ اَنْ يُذْهِبَه، عَنْهُ فَيَفْعَلُ فَيَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اتْرُكْ فِىْ جَسَدِىْ مَا اَذْكُرُ بِهٖ نِعْمَتَكَ فَفَعَلَ فَمَنْ اَدْرَكَه، وَاسْتَطَاعَ اَنْ يَسْتَغْفِرَلَه، فَلْيَفْعَلْ فَاسْتَغْفَرَلِىْ يَا اُوَيْسُ قَالَ غَفَرَاللّٰهُ لَكَ يَا اَمِيْرَالْمُؤْمِنِيْنَ قَالَ يَغْفِرُاللّٰهُ يَا اُوَيْسَ بِنْ عَامِرِ فَقَالَ النَّاسُ اَسْتَغْفِرْلَنَا يَا اُوَيْسَ فَرَاعَ مِمَّا رَوٰى حَتّٰى السَّاعَةِ-

ابویعلیٰ، ابن مندہ، ابن عساکر نے حضرت صعصہ بن معاویہ سے روایت کیا ہے۔ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کوفہ سے آنے والے وفود سے دریافت کرتے تھے۔ کیا تم اُویس بن عامر القرنی کو پہچانتے ہو؟ تو وہ نفی میں جواب دیتے۔

حضرت اُویس القرنی ؓ ایسے صالح اور عبادت گذار شخص تھے جو کوفے کی جامع مسجد میں شب و روز قیام پذیر رہتے تھے۔ حتی الامکان مسجد سے الگ نہ ہوتے تھے۔ وہاں اُن کا ایک چچازاد رہتا تھا جو حضرت اُویس قرنی علیہ الرحمۃ کو اذیت دیتا تھا۔ ایک دفعہ اہل کوفہ کا ایک وفد مدینہ طیبہ گیا۔ جس میں حضرت اُویس ؓ کا وہی چچازاد بھی شامل تھا۔ یہ لوگ امیر المؤمنین حضرت عمر ؓ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو آپ نے اُن سے پوچھا کہ تم اُویس بن عامر القرنی کو جانتے ہو؟ تو اُویس القرنی ؓ کے چچازاد نے امیر المؤمنین کی خدمت میں عرض کیا کہ جناب! اُویس کا اتنا کہاں مقام کہ آپ اس کے متعلق دریافت کریں۔ وہ تو کم درجہ کا آدمی ہے۔ وہ میرا چچازاد ہے۔ حضرت عمر ؓ نے اس کی گفتگو سن کر خفگی کا اظہار کیا اور فرمایا کہ تو ہلاک ہو گیا۔ اس لئے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تابعین میں ایک شخص ہوگا جسے اُویس بن عامر قرنی کے نام کے ساتھ موسوم کرتے ہوں گے۔ جو بھی تم میں سے اسے ملے ان سے استغفار کرانے کی سعادت حاصل کر سکتا ہے تو ضرور استغفار کرائے۔ نیز فرمایا کہ اے عمر! جب تو اس سے ملے تو اس کو میرا اسلام پہنچاؤ اور اسے کہو کہ وہ آپ کے لئے استغفار کریں۔ اس کے بعد حضرت عمر ؓ حضرت اُویس ؓ کے پاس تشریف لے گئے۔ جب آپ اُن سے ملے تو ان سے پوچھا کہ تم اُویس بن عامر القرنی ہو۔ تمہیں برص کے مرض کی وجہ سے سفید نشان تھا۔ تو نے اللہ تعالیٰ سے اس سے صحت یابی کی دعا کی تھی۔ تو اللہ تعالیٰ نے تجھے اس برص سے صحت یاب کر دیا تھا اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں التجا کی تھی۔ اے اللہ! میرے بدن میں اس مرض کا کچھ نشان باقی رکھ تا کہ میں اسے دیکھ کر تیری نعمت کو یاد کروں یہ سن کر حضرت اُویس ؓ نے کہا: یا امیر المؤمنین میں سمجھ گیا ہوں۔ اللہ تعالیٰ کی قسم! اس واقعہ کا کسی بشر کو علم نہیں ہے۔ اس پر حضرت عمر ؓ نے بتایا کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے بتایا ہے کہ تابعین کرام میں ایک شخص ہوگا

جسے اُویس بن عامر القرنی کے نام سے موسوم کرتے ہوں گے۔ اسے برص کا مرض ہوگا اور اللہ عزوجل سے صحت یابی کی دعا کرے گا تو اس کی دعا قبول ہوگی اور مرض جاتا رہے گا۔ پس وہ بارگاہِ الٰہی میں التجا کرے گا۔ اے اللہ! میرے جسم میں اس مرض کا کچھ نشان چھوڑ تا کہ میں اسے دیکھ کر تیری نعمت کو یاد کرتا رہوں۔ مزید فرمایا کہ تم میں سے جو شخص اس سے ملے تو اس سے استغفار کرا کے تو ضرور کرائے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اے اُویس! میرے لئے استغفار کر۔ تو اُویس رضی اللہ عنہ نے کہا: یا امیر المؤمنین! غفر اللہ لك۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: یا اُویس بن عامر یغفر اللہ لك۔ پھر لوگوں نے درخواست کی یا اُویس ہمارے لئے استغفار کیجئے۔ پس وہ اب تک روایت مذکور سے ڈرتے رہے۔

[۲۰]

رَوَاهُ اِبْنُ عَسَاكِرِ عَنْ اَفْشَلِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنِ الضَّحَاكِ بْنِ مُزَاحِمٍ عَنْ اِبْنِ عَبَاسٍ قَالَ مَكَثَ عُمَرُ عَنْ اُوَيْسِ بْنِ عَامِرِ الْقَرْنِى عَشْرَ سِنِيْنَ فَذَكَرَ اَنَّه، قَالَ يَا اَهْلَ الْيَمَنِ مَنْ كَانَ مِنْ مُرَادٍ وَقَعَدَ آخَرُوْنَ فَقَالَ فِيْكُمْ اُوَيْسٌ فَقَالَ رَجُلٌ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ لَا نَعْرِفُ اُوَيْسًا وَلٰكِنْ لِى اِبْنُ اَخٍ يُقَالَ لَه، اُوَيْسٌ هُوَ اَضْعَفُ وَاَمْهَنُ عَنْ اَنْ يَسْأَلَ مِثْلُكَ عَنْ مِثْلِهٖ قَالَ لَه، اَبْحَرِمُنَا هُوَ قَالَ نَعَمْ بِاَرَاكِ بِعَرَفَةَ يَرْعَى اِبِلَ الْقَوْمِ فَرَكِبَ عُمَرُ وَعَلِىٌّ عَلَى حِمَارِين ثُمَّ اِنْطَلَقَا حَتَّى اَتِيَا الْاِرَاكَ فَاِذَا هُوَ قَائِمٌ يُصَلِّى يَضْرِبُ بِبَصَرِهٖ نَحْوَ مَسْجِدِهٖ قَدْ دَخَلَ بَعْضُه، فِى بَعْضٍ فَلَمَّا رَاٰيَاهُ قَالَ اَحَدُهُمَا اَنَّ بِكَ اَحَدُ الَّذِى تَطْلُبُ فَهٰذِهٖ هُوَ فَلَمَّا سَمِعَ حِسَّهُمَا خَفَّفَ وَانْصَرَفَ فَسَلَّمَا عَلَيْهِ فَرَدَّ عَلَيْهِمَا وَعَلَيْكُمَا السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللهِ قَالَا لَه، مَا اسْمُكَ قَالَ اَنَا عَبْدُاللهِ قَالَ لَه، عَلى قَدْ عَلِمْنَا اَن مَنْ فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عُبُدُاللهِ فَاَنْشُدُكَ بِرَبِّ الْكَعْبَةِ وَرَبِّ هٰذَا الْحَرَمِ مَااسْمُكَ الَّذِى

سَمَّاكَ بِهِ اُمُّكَ قَالَ وَمَاتُرِيْدُ اِلٰى ذَالِكَ اَنَا اُوَيْسُ بْنُ مُرَادٍ فَقَالَا لَهٗ، اَكْشِفْ لَنَا عَنْ شِقِّكَ الْاَيْسَرِ فَكَشَفَ لَهُمَا اِذَا لَمْعَةٌ بَيْضَاءُ قَدْرَ الدِّرْهَمِ مِنْ غَيْرِ سُوْءٍ فَابْتَدَرَا يُقَبِّلَانِ الْمَوْضِعَ ثُمَّ قَالَا لَهٗ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَمَرَنَا اَنْ نَقْرَءَ بِكَ السَّلَامَ وَاَنْ نَسْاَلَكَ اَنْ تَدْعُوَا قَالَ اَنَّ دُعَائِیْ فِیْ شَرْقِ الْاَرْضِ وَغَرْبِهَا لِجَمِيْعِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ فَقَالَا وَادْعُ لَنَا فَدَعَا لَهُمَا وَلِجَمِيْعِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ فَقَالَ لَهٗ، عُمَرُ اُعْطِيْكَ شَيْئًا مِنْ رِزْقِیْ اَوْمِنْ عَطَائِیْ تَسْتَعِيْنُ بِهٖ فَقَالَ ثَوْبَائِیْ جَدِيْدَانِ وَنَعْلَایَ مَخْصُوْفَتَانِ وَمَعِیْ اَرْبَعَةُ دَرَاهِمَ وَلِیْ فَضْلُهٗ، عِنْدَ الْقَوْمِ فَمَتٰی اَفْنٰی هٰذَا اَنَّهٗ، مِنْ اَمَلِ جُمْعَةٍ اَمَلُ شَهْرًا وَمِنْ اَمَلِ شَهْرًا اَمَلُ سَنَةٍ ثُمَّ رَدَّ عَلَی الْقَوْمِ اِبَلَهُمْ ثُمَّ فَارَقَهُمْ فَلَمْ يُرَ بَعْدَ ذٰلِكَ۔

ابن عساکر نے افشل بن سعید سے اور انہوں نے الضحاک بن مزاحم سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔ فرماتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ دس سال تک حضرت اُویس بن عامر قرنی رضی اللہ عنہ سے ملاقات نہ کر سکے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ ایک دفعہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اہلِ یمن سے پوچھا کہ قبیلہ مراد کے کون لوگ موجود ہیں؟ تو قبیلہ مراد کے سوا سب لوگ بیٹھ گئے۔ آپ نے اُن سے پوچھا: تم میں اُویس ہے؟ اُن میں سے ایک شخص نے عرض کیا: اے امیر المؤمنین! ہمیں کسی اُویس کا علم نہیں ہے۔ البتہ میرا ایک چچازاد اُویس نام والا ہے، جو کمزور اور ادنیٰ آدمی ہے۔ آپ جیسا عظیم المرتبت آدمی اتنا کم ترین مرتبے کے آدمی کے بارے میں دریافت کرے، تعجب کی بات ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس شخص سے پوچھا کہ وہ یعنی اُویس قرنی رضی اللہ عنہ ہمارے حرم مکہ میں موجود ہے؟ اس نے جواب دیا کہ ہاں وہ عرفات کے علاقے میں پیلوں والے

جنگل میں اپنی قوم کے اونٹ چرا رہا ہے۔ حضرت عمر اور حضرت علی رضی اللہ عنہما اپنی سواریوں پر سوار ہوئے اور ان کی طرف روانہ ہو گئے یہاں تک کہ وہ دونوں پیلوں کے جنگل میں پہنچ گئے۔ دیکھا تو حضرت اُویس قرنی رضی اللہ عنہ کھڑے نماز پڑھ رہے ہیں۔ اور اپنی سجدہ گاہ پر نظر ٹکائے ہوئے ہیں۔ اس کا بعض بعض سے ملا۔ جب ان ہر دونوں نے حضرت اُویس القرنی کو دیکھ لیا تو ہر ایک نے ایک دوسرے کو کہا کہ جو کوئی ایک تیرے ساتھ ہے جو کہ ہمارا مطلوب ہے پس وہ یہی ہے۔ جب حضرت اُویس قرنی رضی اللہ عنہ نے اُن دونوں اصحاب کرام کے قدموں کی چاپ سنی تو نماز کو خفیف کر دیا۔ اور اُن کی طرف متوجہ ہوئے۔ تو اصحاب کرام نے حضرت خواجہ اُویس رضی اللہ عنہ کو سلام کیا۔ تو آپ نے اُن کے سلام کا جواب وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ کہا۔ پھر ان دونوں اصحاب کرام نے حضرت خواجہ سے پوچھا کہ آپ کا اسم گرامی کیا ہے؟ آپ نے بتایا کہ میرا نام عبداللہ ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے خواجہ اُویس رضی اللہ عنہ کو بتایا کہ ہم جانتے ہیں کہ جو کوئی آسمانوں اور زمینوں میں ہے وہ عبداللہ ہے۔ میں تجھے رب کعبہ اور اس حرم کے رب کی قسم دیتا ہوں، تیرا نام جو تیری امی نے رکھا ہے وہ کیا ہے۔ حضرت خواجہ اُویس رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا تمہیں اس کی ضرورت کیوں پڑی ہے۔ پھر بتایا میں اُویس بن مراد ہوں۔ تو اُن دونوں صحابہ کرام نے ان سے کہا کہ تم اپنا بایاں پہلو کھول کر ہمیں دکھاؤ۔ حضرت خواجہ نے پہلو کھولا تو اُن کے پہلو پر بغیر بیماری کے ایک درہم کے برابر سفید نشان ہے۔ تو وہ دونوں صحابہ کرام اس جگہ کو چومنے کے لئے ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کے لئے آگے بڑھے۔ اس کے بعد اُن اصحاب کرام نے حضرت خواجہ کو بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم دیا کہ ہم آپ کو سلام پہنچائیں اور آپ سے اپنے لئے دعائے خیر کی درخواست کریں۔ حضرت اُویس رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ میری دعا زمین کے مشرق و مغرب کے سب مومنوں اور مومنات کے لئے عام ہے۔ پھر انہوں نے درخواست کی کہ آپ ہمارے

لئے دعا خیر کریں۔ حضرت اُویس قرنی رضی اللہ عنہ نے ان اصحاب کرام کے لئے دعائے خیر کی۔ اور تمام مومنوں اور مومنات کے لئے دعا خیر کی۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت اُویس قرنی رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ میں تجھے کچھ نفقہ دوں یا کچھ عطیہ دوں کہ آپ اس سے نفع اُٹھائیں۔ حضرت اُویس رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ میرے دونوں کپڑے نئے ہیں اور میرے جوتے عمدہ اور رنگے ہوئے ہیں اور میرے پاس چار درہم ہیں اور میرے پاس اس سے زیادہ لوگوں کے پاس مال و متاع ہے۔ جب یہ ختم ہوں گے حقیقت یہ ہے کہ جس نے جمعہ کی امید رکھی اس نے مہینہ کی اُمید رکھی۔ جس نے مہینہ کی اُمید رکھی اس نے سال کی امید رکھی۔ اس کے بعد حضرت اُویس رضی اللہ عنہ نے لوگوں کے اونٹ لوگوں کے حوالے کئے پھر وہ ان سے الگ ہو گئے پھر وہ اس کے بعد نہیں دیکھے گئے۔

[۲۱]

رَوَى اِبْنُ عَسَاكِرٍ اَيْضًا عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ يَزِيْدِ الْحَضْرَمِىْ قَالَ اِنْتَهَى الزُّهْدُ اِلَى ثَمَانِيَةَ نَفَرٍ مِنَ التَّابِعِيْنَ عَامِرِ بْنِ عَبْدِاللهِ بْنِ قَيْسٍ وَاُوَيْسِ الْقَرْنِىْ وَهَرَمِ بْنِ حَيَّانِ الْعَبْدِىْ وَالرَّبِيْعِ بْنِ خَيْثَمٍ وَاَبِىْ مُسْلِمِ الْخَوْلَانِىْ وَالْاَسْوَدِ بْنِ يَزِيْدِ وَمُسْرُوْقِ بْنِ الْاَجْدَعِ وَالْحَسَنِ بْنِ اَبِى الْحَسَنِ الْبَصَرِىْ

نیز ابن عساکر نے علقمہ بن یزید الحضرمی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ فرماتے ہیں کہ زہد تابعین کرام کے آٹھ افراد پر ختم ہے۔ ۱۔ عامر بن عبداللہ بن قیس ۲۔ اویس القرنی ۳۔ ہرم بن حیان العبدی ۴۔ الربیع بن خیثم ۵۔ ابو مسلم الخولانی ۶۔ الاسود بن یزید ۷۔ مسروق بن الاجدع ۸۔ الحسن بن ابی الحسن البصری۔

[۲۲]

فَاَمَّا اُوَيْسُ الْقَرْنِىْ فَاِنَّ اَهْلَهٗ ظَنُّوْا اَنَّهٗ مَجْنُوْنٌ بَنَوْا بَيْتًا عَلَى بَابِ دَارِهِمْ

فَكَانَ يَاتِی عَلَيْهِمُ السَّنَةُ وَالسَّنَتَانِ وَلَا يَرَوْنَ لَه، وَجهاً وَكَانَ طَعَامُه، مِمَّا يَلْتَقِطُه، مِنَ النَّوٰی فَاِذَا اَمسَی بَاعَه، لِاِفطَارِهٖ وَاِنْ اَصَابَ حَشْفًا حُسْبَانًا لِاِفْطَارِهٖ فَلَمَّا وَلّٰی عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ يَاَيُّهَا النَّاسُ قُوْمُوْا بِالْمَوْسِمِ فَقَامُوْا فَقَالَ اَلَّا اَجْلِسُوْا اِلَّا مَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الْيَمَنِ فَجَلَسُوْا فَقَالَ اَلَّا اَجْلِسُوْا اِلَّا مَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الْكُوْفَةِ فَجَلَسُوْا فَقَالَ اَلَّا اَجْلِسُوْا اِلَّا مَنْ كَانَ مِنْ مُرَادٍ فَجَلَسُوْا فَقَالَ اَلَّا اَجْلِسُوْا اِلَّا مَنْ كَانَ مِنْ قَرْنٍ فَجَلَسُوْا اِلَّا رَجُلًا وَكَانَ عَمَّ اُوَيْسٍ فَقَالَ لَه، عُمَرُ اَخْبِرْنِی اَنْتَ قَالَ نَعَمْ قَالَ أَتَعْرِفُ اُوَيْسًا قَالَ وَمَا تَسْأَلُ عَنْ ذٰلِكَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ فَوَاللّٰهِ مَا فِيْنَا اَخَفُّ مِنْهُ وَلَا اَخَسُّ مِنْهُ وَلَا اَحْوَجُ مِنْهُ فَبَلٰی عُمَرُ قَالَ بِكَ لَابِهٖ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ بِشَفَاعَةِ مِثْلَ رَبِيْعَةَ وَمُضَرَ

حضرت اُویس القرنی ؓ کے خاندان نے آپ کو مجنون سمجھا۔ انہوں نے اپنے گھروں کے سامنے ایک گھر بنایا جہاں وہ سال یا دو سال بعد آتے تھے۔ ان کا چہرہ نہ دیکھ پاتے۔ یعنی وہ گھر میں چھپے رہتے۔ وہ گری پڑی کھجور کی گٹھلیوں کو چنتے جب شام ہوتی تو انہیں بیچ ڈالتے۔ اس رقم سے افطاری کا سامان لاتے یا ردی کھجور کو اپنے افطار کے لئے رکھ لیتے۔

جب حضرت عمر ؓ امیر المؤمنین بنے تو آپ نے حج کے موسم میں لوگوں سے مخاطب ہو کر ارشاد فرمایا: اے لوگو! کھڑے ہو جاؤ۔ تو وہ سب کھڑے ہو گئے۔ پھر فرمایا کہ یمن والوں کے سوا سب بیٹھ جاؤ۔ وہ بیٹھ گئے۔ پھر فرمایا کہ کوفہ والوں کے سوا سب بیٹھ جاؤ۔ تو وہ سب بیٹھ گئے۔ پھر فرمایا کہ مراد والوں کے سوا سب بیٹھ جائیں۔ تو وہ سب بیٹھ گئے۔ پھر فرمایا کہ قرن والوں کے سوا سب بیٹھ جائیں۔ تو وہ سب بیٹھ گئے۔ اُن میں کا ایک شخص کھڑا رہا اور وہ حضرت اُویس ؓ کے چچا تھے۔ حضرت عمر ؓ نے اسے فرمایا کہ تم مجھے

کچھ بتا سکتے ہو۔ انہوں نے جواب دیا کہ ہاں! حضرت عمرؓ نے ان سے پوچھا کہ تو اُویس قرنیؓ کو پہچانتا ہے۔ اس نے عرض کیا اے امیر المؤمنین آپ اس کے بارے میں کیوں پوچھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی قسم ہم میں سے زیادہ اس سے ہلکا شخص اور زیادہ ادنیٰ' اور اس سے زیادہ مفلوک الحال کوئی شخص نہیں ہے۔ پھر حضرت عمرؓ غم زدہ ہو گئے۔ فرمایا کہ تجھ سے اور اس سے نہیں۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ آپ فرماتے تھے ایک شخص کی شفاعت سے قبیلہ ربیعہ اور مُضر کے افراد کے برابر تعداد میں لوگ جنت میں جائیں گے۔

فَهٰذِهِ الْاَحَادِيْثُ دَالَّةٌ عَلَى جَلَالَةِ اُوَيْسٍ وَرِفْعَةِ قَدْرِهٖ وَعَلٰى جَهَالَةِ حَالِهٖ وَخِفَاءِ اَمْرِهٖ وَيَشْكُلُ يَقُوْلُ الشَّيْخُ عَلَائِى الدَّوْلَةِ السَّمْنَانِىْ مِنْ اَنَّ الْقُطُبَ فِىْ زَمَانِ النَّبِيِّ عليه السلام عَمُّ اُوَيْسِ الْقَرْنِىْ عَاصِمُ فَجَرٰى اَنْ يَقُوْلَ اِنِّىْ لَاَجِدُ نَفَسُ الرَّحْمٰنِ مِنْ قِبَلِ الْيَمَنِ وَهُوَ مَظْهَرٌ خَاصٌ لِتَجَلِّى الرَّحْمَانِىْ كَمَا كَانَ النَّبِيُّ عليه السلام مَظْهَرًا خَاصًا لِتَجَلِّىَ الْاِلٰهِىْ الْمَخْصُوْصِ بِاِسْمِ الذَّاتِ وَهُوَاللهُ سُبْحَانَه' - اِنْتَهٰى -

خلاصہ احادیث: پس احادیث حضرت اُویسؓ کی جلالت اور ان کی رفعت ان کے حال کی گمنامی اور اس کے معاملہ کے پوشیدہ ہونے پر دلالت کرتی ہیں۔ ایک اشکال پیدا ہوتا ہے کہ حضرت الشیخ علائی الدولۃ السمنانی فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے زمانے میں قطب حضرت اُویس قرنیؓ کے چچا حضرت عاصم ؓ تھے۔ انہوں نے اس قول سے استدلال کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ انی لاجد" نفس الرحمن من قبل الیمن اور عاصمؓ تجلی رحمانی کے مظہر خاص تھے جس طرح نبی کریم ﷺ تجلی الٰہی مخصوص باسم ذات کے مظہر خاص تھے اس ذات یعنی اللہ تعالیٰ ہے۔

وَلَا يَخْفٰى عَاصِمًا هٰذَا لَيْسَ لَه' ذِكْرٌ فِى الْوُجُوْدِ لَا خَاصًا وَلَا عَامًا وَعَلٰى تَقْدِيْرِ ثُبُوْتِهٖ بِالنَّقْلِ اَوِ الْكَشْفِ الْمَقْبُوْلِ لِاَهْلِ الْعَقْلِ يَسْتَبْعِدُ اَنْ تَكُوْنَ

الْقُطْبِيَّةُ لَه، مَعَ وَجُوْدِ الْخُلَفَاءِ الْاَرْبَعَةِ الَّذِيْنَ هُمْ اَفْضَلُ الْخَلْقِ بَعْدَ الْاَنْبِيَاءِ بِاِجْمَاعِ الْاُمَّةِ فَالظَّاهِرُ اَنَّه، علیہ السلام قُطْبُ دَائِرَةِ الْوُجُوْدِ لِلسَّابِقِيْنَ وَلِلَاحِقِيْنَ فِیْ مَقَامِ الشُّهُوْدِ وَلَا شَكَّ اَنَّه، قُطْبُ الْاِرْشَادِ لِجَمِيْعِ الْعِبَادِ فِیْ سَائِرِ الْبِلَادِ وَتَكُوْنُ هٰذِهِ النِّسْبَةُ الْعَلِيَّةِ وَالرُّتْبَةِ الْقُطْبِيَّةِ مُنْتَقِلَةٌ اِلَی خُلَفَاءِ الرَّاشِدِيَةِ الْمَهْدِيَةِ وَهَلُمَّا جَرًّا مَنْ يَكُوْنُ الْجَامِعُ بَيْنَ الْمَعَالِمِ الشَّرْعِيَةِ وَالْمَعَارِفِ اللُّدُنِّيَّةِ۔

خلاصہ حدیث: آپ کو معلوم ہونا چاہئے کہ حضرت عاصم ؓ کا ذکر موجودات عالم میں نہیں ہے۔ نہ خاص اور نہ عام میں۔ اگر بافرض محال بطور نقل یا بطور کشف مقبول ان کا وجود تسلیم کرلیا جائے تو اُن کی قطبیت خلفاء راشدین کے ہوتے ہوئے بعید از گمان و قیاس ہے کیونکہ اجماع امت سے ثابت ہے کہ خلفاء راشدین سب کے سب انبیاء کرام علیہم السلام کے بعد افضل الخلق اور اشراف الناس ہیں۔ درحقیقت نبی کریم علیہ الصلوۃ والسلام مقام شہود میں سابقین اور لاحقین کے دائرہ وجود کے قطب ہیں۔ بلاشک وشبہ وہ ذات اقدس تمام عباد کے لئے ساری کائنات میں قطب الارشاد ہیں۔ یہ نسبت اور یہ قطبیت کا عظیم مرتبہ خلفاء راشدین رضوان اللہ علیہم سے منتقل ہو کر صالحین امت میں جاری رہا ہے۔ اور اب تک وہ لوگ بہرہ ور ہوئے ہیں۔ جو شریعت مطہرہ اور معارف لدنیہ کے فیوضات سے متصف ہیں۔

اَمَّا الْقُطْبُ الْاَبْدَالِ فِیْ زَمَانِهٖ علیہ السلام الَّذِیْ فِیْ ظَنِّیَ اَنَّه، اُوَيْسِ الْقَرْنِیْ عَلٰی اَنَّه، قَالَ الْاِمَامُ الْيَافِعِیْ وَقَدْ سُتِرَتْ اَحْوَالُ الْقُطْبِ فَهُوَ الْغَوْثُ عَنِ الْعَامَّةِ وَالْخَاصَةِ غَيْرَةً مِنَ الْحَقِ عَلَيْهِ۔ وَيُؤَيِّدُه، مَا فِی الْحَدِيْثِ الْقُدْسِیْ، اَوْلِيَائِیْ تَحْتَ قَبَائِیْ لَايَعْرِفُهُمْ غَيْرِیْ۔

وَحَيْثُ اِنْجَرَّ الْمَقَالُ اِلَی تَحْقِيْقِ الْحَالِ فَلَا بُدَّ مِنْ مَعْرِفَةِ الْوَلِّیِ وَالْقُطْبِ وَالْاَوْتَادِ وَالْاَبْدَالِ۔

البتہ قطب ابدال نبی کریم علیہ السلام کے زمانے میں میرے خیال میں حضرت اُویس القرنی

ﷺ ہیں میں اس بناء پر کہتا ہوں کہ امام الیافعی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ قطب کے احوال مستور ہوتے ہیں اور وہی خواص وعوام میں سے غوث ہوتا ہے۔ اور اس لئے کہ ذات حق عزوجل اپنی غیرت کی وجہ سے اسے مستور رکھتی ہے۔ ان کے اس قول کی تائید اس حدیث قدسی سے ہوتی ہے۔ حدیث شریف یہ ہے: اولیائی تحت قبائی لایعرفھم غیری۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ میرے اولیاء میری قباء کے نیچے ہیں۔ میرے سوا اُن کو کون نہیں پہچانتا۔ اس لئے حضرت اُویس قرنی ﷺ ذات حق کی تجلیات میں مستور ہے۔ لہٰذا ایسی صفت سے متصف ولی قطب ہوتا ہے۔

اولیائے کرام کا تحقیقِ حال

ثُمَّ اَعْلَمْ اِنَّ اَوْلِیَائَهُمُ الْمُتَّقُوْنَ الْاَزْکِیَاءُ التَّابِعُوْنَ لِلْاَنْبِیَاءِ کَمَا قَالَ تَعَالٰی اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَاءَ اللّٰهِ لَاخَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَاهُمْ یَحْزَنُوْنَ الَّذِیْنَ آمَنُوْا وَکَانُوْا یَتَّقُوْنَ۔ وَقَالَ عَزَّوَعَلَا اِنْ اَوْلِیَائُہٗ اِلَّا الْمُتَّقُوْنَ وَلٰکِنَّ اَکْثَرَهُمْ لَایَعْلَمُوْنَ۔ وَاَقَلُّ مَرَاتِبِ التَّقْوٰی اَنْ یَتَّقِیَ الشِّرْکَ بِاللّٰهِ وَاَعْلَاهُ اَنْ یَکُوْنَ لَهٗ دَوَامُ الْحُضُوْرِ مَعَ اللّٰهِ وَیَتَّقِیْ حُضُوْرَ مَا سَوَاهُ وَمَا بَیْنَهَا الْمَرَاتِبُ الْعُلْیَةُ لِاَرْبَابِ الْمَنَاقِبِ الْجَلِیَّةُ لٰکِنْ فِیْ عُرُفِ الْفُقَهَاءِ وَسَائِرِ الْعُلَمَاءِ اِنَّ الْوَلِیَّ هُوَالَّذِیْ یَکْتَسِبُ الْمَامُوْرَاتِ وَیَجْتَنِبُ الْمَحْضُوْرَاتِ وَلَمْ یَکُنْ مُصِرًّا عَلَی الصَّغَائِرِ وَلَمْ یُوْجَدُ مُقِرًّا عَلَی الْکَبَائِرِ ثُمَّ مِنْهُمُ الْخَوَاصُ اَرْبَابُ الْاَخْتِصَاصِ۔

جب گفتگو تحقیق حال تک پہنچ گئی۔ تو اب ضروری ہے کہ ولی قطب، اوتاد اور ابدال کی پہچان ومعرفت پر گفتگو کی جائے۔ یاد رکھئے کہ اولیاء کرام متقی اور صاحب تزکیہ ہیں اور انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والتسلیمات کے مطیع وتابع دار لوگ ہیں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا قول کریم ہے: الا ان اولیاء اللہ لاخوف علیھم ولاھم یحزنون۔ الذین امنوا کانوا یتقون۔ (یونس: ۶۳-۶۲)۔ ''یاد رکھو کہ اللہ کے ولیوں پر نہ کوئی اندیشہ ہے اور نہ وہ غمگین

ہوتے ہیں، یہ وہ لوگ ہیں جو ایمان لائے اور برائیوں سے پرہیز رکھتے ہیں"۔

نیز فرمایا: ان اولیاء ہ الا المتقون ولکن اکثرھم لا یعلمون (انفال:۳۴)۔

"اس کے متولی تو سوا متقیوں کے اور اشخاص نہیں لیکن ان کا اکثر لوگ علم نہیں رکھتے"۔

تقوی کے مراتب کا کم مرتبہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک بنانے سے اجتناب ہے۔ اور اس کا اعلیٰ درجہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہر دم حضور ہے۔ اور ماسوا اللہ کے حضور سے پرہیز اور اجتناب ہے۔ اور ان دونوں مراتب کے مابین جلیل المناقب لوگوں کے عظیم مراتب ہیں۔ لیکن فقہاء اور باقی علماء کے عرف میں ولی وہ شخص ہے جو مامورات شرعیہ پر عمل کرتا ہے اور منہیات وممنوعات شرعیہ سے اجتناب کرتا ہے۔ اور صغیرہ گناہوں پر اصرار نہیں کرتا اور کبیرہ گناہوں پر قائم نہیں رہتا۔ پھر ان اولیاء کرام میں خواص ہیں جن کو بارگاہ الوہیت میں خصوصیت حاصل ہے۔

[۲۳]

فَعَنْ عَلِيٍّ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ لَا تَسُبُّوْا اَهْلَ الشَّامِ فَاِنَّ فِيْهِمِ الْاَ بْدَالُ رَوَاهُ الطبرانی وغیرہ- وفی روایة عنه موقوفا وَ سَبُّوْا ظَلَمَتَهُمْ وَ فِيْ اُخْرٰى عَنْهُ لَا تَقِمُوْا فَاَنَّ فِيْهِمُ الْاَ بْدَالُ وَفِيْ اُخْرَى الْاَبْدَالُ بِالشَّامِ وَالنُّجَبَاءُ بِالْكُوْفَةِ وَفِيْ اُخْرَى اَلَا اِنَّ الْاَوْتَادَ مِنْ اَبْنَاءِ الْكُوْفَةِ وَالْاَبْدَالُ مِنْ اَهْلِ الشَّامِ- وَفِيْ اُخْرَى النُّجَبَاءُ بِمِصْرَ وَالْاَخْيَارُ مِنْ اَهْلِ الْعِرَاقِ وَالْقُطْبُ بِالْيَمَنِ وَالْاَبْدَالُ بِالشَّامِ وَهُوَ قَلِيْلٌ- وَاَخْرَجَه، اَحْمَدُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ الْاَبْدَالُ بِالشَّامِ وَهُمْ اَرْبَعُوْنَ رَجُلًا يُسْقَى بِهِمُ الْغَيْثُ وَيَنْتَصِرُبِهِمْ عَلَى الْاَعْدَاءِ وَ يُصْرَفُ عَنْ اَهْلِ الشَّامِ بِهِمُ الْعَذَابُ- وَاَخْرَجَ ابْنُ اَبِي الدُّنْيَا عَنْهُ سُأَلْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ عَنْ الْاَبْدَالِ وَ هُمْ سِتُّوْنَ رَجُلًا فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللهِ

حِلْمِهِمْ لِيْ قَالَ لَيْسُوْا بِالْمُنْتَطِعِيْنَ وَلَا بِالْمُبْتَدِعِيْنَ وَلَا بِالْمُتَعَمِّقِيْنَ لَمْ يَنَالُوْا مَا نَالُوْا بِكَثْرَةِ صَلَاةٍ وَلَاصِيَامٍ وَلَا صَدَقَةٍ وَلٰكِنْ بِسَخَاءِ الْاَنْفُسِ وَسَلَامَةِ الْقُلُوْبِ وَالنَّصِيْحَةِ لِاَئِمَّتِهِمْ - وَاَخْرَجَهُ الْخَلَالُ فِيْ كَرَامَاتِ الْاَوْلِيَاءِ وَفِيْهِ وَلَا الْمُعَجِّبِيْنَ بَدَلَ وَلَا بِالْمُتَعَمِّقِيْنَ وَزَادَ فِيْ اُخْرٰى اِنَّهُمْ يَا عَلِيُّ فِيْ اُمَّتِيْ اَقَلُّ مِنَ الْكِبْرِيْتِ الْاَحْمَرِ - وَعَنِ النَّبِيِّ عليه السلام قَالَ قَالَ الْبُدَلَاءُ اَرْبَعُوْنَ رَجُلًا اِثْنَانِ وَعِشْرُوْنَ بِالشَّامِ وَثَمَانِيَةٌ عَشَرَ بِالْعِرَاقِ كُلَّمَا مَاتَ مِنْهُمْ وَاحِدٌ اَبْدَلَ اللهُ تَعَالٰى مَكَانَهٗ اٰخَرَ فَاِذَا الْاَمْرُ قُبِضُوْا كُلُّهُمْ فَعِنْدَ ذٰلِكَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ-رَوَاهُ الْحَكِيْمُ التِّرْمِذِيُّ فِيْ رِوَايَةٍ عَنْهُ اَيْضًا مَرْفُوْعًا اَنَّ الْاَبْدَالَ اَرْبَعُوْنَ رَجُلًا وَاَرْبَعُوْنَ اِمْرَاَةً كُلَّمَا مَاتَ رَجُلٌ اَبْدَلَ اللهُ مَكَانَهٗ رَجُلًا فَكُلَّمَا مَاتَتْ اِمْرَاَةٌ اَبْدَلَ اللهُ مَكَانَهَا اِمْرَاَةً - اَخْرَجَهُ الدَّيْلَمِيُّ فِيْ مُسْنَدِ الْفِرْدَوْسِ فِيْ رِوَايَةٍ عَنْهُ اَيْضًا اَنَّ بُدَلَاءَ اُمَّتِيْ لَمْ يَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِكَثْرَةِ صَلَاتِهِمْ وَلَا صِيَامِهِمْ وَلٰكِنْ دَخَلُوْا بِسَلَامَةِ صُدُوْرِهِمْ وَسَخَاوَةِ اَنْفُسِهِمْ - اَخْرَجَهٗ اِبْنُ عَدِيٍّ وَالْخَلَالُ زَادَ فِيْ آخِرِهٖ وَالنُّصْحِ الْمُسْلِمِيْنَ - وَفِيْ رِوَايَةٍ اُخْرٰى بِاِسْنَادِ اَنَسٍ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ عليه السلام قَالَ لَا تَخْلُو الْاَرْضُ مِنْ اَرْبَعِيْنَ رَجُلًا مِثْلَ خَلِيْلِ الرَّحْمٰنِ فِيْهِمْ يُسْقَوْنَ وَيُنْصَرُوْنَ مَامَاتَ مِنْهُمْ اَحَدًا اَبْدَلَ اللهُ تَعَالٰى مَكَانَهٗ اٰخَرَ قَالَ قَتَادَةُ لَسْنَا نَشُكُّ اَنَّ الْحَسَنَ مِنْهُمْ - وَعَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَاخَلَتِ الْاَرْضُ مِنْ بَعْدِ نُوْحٍ عليه السلام مِنْ سَبْعَةٍ يَدْفَعُ اللهُ تَعَالٰى بِهِمْ عَنْ اَهْلِ الْاَرْضِ - وَعَنْ اِبْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ عليه السلام خِيَارُ اُمَّتِيْ فِيْ كُلِّ قَرْنٍ خَمْسٌ مِاَةٍ وَالْاَبْدَالُ اَرْبَعُوْنَ فَلَا الْخَمْسُ مِاَةٌ يَنْقُصُوْنَ وَلَا الْاَرْبَعُوْنَ كُلَّمَا مَاتَ رَجُلٌ اَبْدَلَ اللهُ مِنَ الْخَمْسِ مِاَةٍ مَكَانَهٗ ،وَاَدْخَلَ مِنَ الْاَرْبَعِيْنَ مَكَانَهٗ، قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللهِ دُلَّنَا عَلٰى

اَعْمَالِهِمْ قَالَ يَعْفُوْنَ عَمَّنْ ظَلَمَهُمْ وَيُحْسِنُوْنَ اِلَى مَنْ اَسَاءَ اِلَيْهِمْ وَيَتَوَاسَّوْنَ فِيْمَا اٰتَاهُمُ اللّٰهِ- اَخْرَجَه' اَبُوْنُعَيْمٍ وَغَيْرُه'- وَفِىْ رِوَايَةٍ عَنْهُ مَرْفُوْعًا لِكُلِّ قَرْنٍ مِنْ اُمَّتِىْ سَابِقُوْنَ ' رَوَاهُ اَبُوْنُعَيْمٍ فِى الْحِلْيَةِ وَالْحَكِيْمُ التِّرْمِذِىْ- وَعَنْ اِبْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ ﷺ اِنَّ لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فِى الْخَلْقِ ثَلَاثَمِائَةٌ قُلُوْبُهُمْ عَلٰى قَلْبِ آدَمَ وَلِلّٰهِ فِى الْخَلْقِ اَرْبَعُوْنَ قُلُوْبُهُمْ عَلٰى قَلْبِ اِبْرَاهِيْمَ وَاللّٰهُ فِى الْخَلْقِ خَمْسَةٌ قُلُوْبُهُمْ عَلٰى قَلْبِ جِبْرَائِيْلَ وَلِلّٰهِ فِى الْخَلْقِ ثَلٰثَةٌ قُلُوْبُهُمْ عَلٰى قَلْبِ مِيْكَائِيْلَ وَلِلّٰهِ فِى الْخَلْقِ وَاحِدٌ قَلْبُه' عَلٰى قَلْبِ اِسْرَافِيْلَ فَاِذَا مَاتَ الْوَاحِدُ اَبْدَلَ اللّٰهُ مَكَانِه' مِنَ الثَّلَاثَةِ وَاِذَا مَاتَ مِنَ الثَّلَاثَةِ اَبْدَلَ اللّٰهُ مَكَانَه' مِنَ الْخَمْسَةِ وَاِذَا مَاتَ مِنَ الْخَمْسَةِ اَبْدَلَ اللّٰهُ مَكَانَه' مِنَ السَّبْعَةِ وَاِذَا مَاتَ مِنَ السَّبْعَةِ اَبْدَلَ اللّٰهُ مَكَانَه' مِنَ الْاَرْبَعِيْنَ وَاِذَا مَاتَ مِنَ الْاَرْبَعِيْنَ اَبْدَلَ اللّٰهُ مَكَانَه' مِنَ الثَّلَاثَةِ مِائَةٍ وَاِذَا مَاتَ مِنْ ثَلَاثَمِائَةٍ اَبْدَلَ اللّٰهُ مَكَانَه' مِنَ الْعَامَةِ فِبْهِمْ يُحْيِىْ وَيُمِيْتُ وَيُنْبِتُ وَيُمْطِرُ وَيُدْفَعُ الْبَلَاءُ قِيْلَ لِاِبْنِ مَسْعُوْدٍ كَيْفَ بِهِمْ يُحْيِىْ وَيُمِيْتُ قَالَ لِاَنَّهُمْ يَسْأَلُوْنَ اللّٰهَ تَعَالٰى اِكْثَارَ الْاُمَمِ فَيَكْثُرُوْنَ وَيَدْعُوْنَ عَلَى الْجَبَابِرَةِ فَيُقْصَمُوْنَ وَيُسْتَسْقُوْنَ وَيُسْقَوْنَ وَيَسْأَلُوْنَ فَتُنْبِتُ لَهُمُ الْاَرْضُ وَيَدْعُوْنَ فَيُدْفَعُ بِهِمْ اَنْوَاعُ الْبَلَاءِ- اَخْرَجَه' اِبْنُ عَسَاكِرْ۔

حضرت علی ؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا کہ اہل شام کو گالی مت دو کہ ان میں ابدال ہیں۔اس حدیث کو طبرانی وغیرہ نے روایت کیا ہے۔انہیں سے ایک موقوف روایت ہے۔اس ملک کے ظالموں کو گالی دو۔ایک روایت ان سے مروی ہے کہ ان کے ساتھ حسد نہ کرو۔کہ ان میں ابدال ہیں۔ایک اور روایت میں ہے کہ ابدال شام میں ہیں' نجباء کوفہ میں ہیں۔ایک اور روایت میں ہے۔یاد رکھو! اوتاد کوفہ میں ہیں۔اور

ابدال اہل شام سے ہیں۔ایک اور روایت میں ہے کہ نجباء مصر میں ہیں اور اخیار اہل عراق ہیں اور قطب یمن سے ہیں اور ابدال شام سے اور وہ قلیل تعداد ہیں۔امام احمد بن حنبل نے ان سے روایت کیا ہے۔فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ فرماتے کہ: ابدال شام سے ہیں،اور وہ چالیس مرد ہیں۔جب ان میں سے کوئی مرد وفات پا جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے مرتبہ پر کسی اور مرد کو ابدال رکھ دیتا ہے۔انہیں کی برکت سے بارانِ رحمت سے سیراب ہوتے ہیں اور ان کی نصرت سے دشمنوں پر کامرانی دی جاتی ہے۔اور ان کی وجہ سے اہل شام سے عذاب دفع کیا جاتا ہے۔ابن ابی دنیا نے ان سے روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ: میں نے رسول اللہ ﷺ سے ابدال کے بارے میں دریافت کیا۔آپ نے ارشاد فرمایا: وہ ساٹھ مرد ہیں۔میں نے درخواست کی یارسول اللہ! مجھے بھی ان میں شامل فرمائیں۔آپ نے فرمایا: وہ قول وفعل میں انتہا پسند نہیں ہیں، وہ بدعت میں مبتلا ہونے والے نہیں اور وہ امور میں شدت پسند نہیں ہیں،انہوں نے جو مرتبہ پایا ہے وہ روزے،نماز اور صدقے کی کثرت سے نہیں پایا بلکہ نفوس کی سخاء وکرم، سلامتی قلب اور اپنے ائمہ و حاکموں کے خیر خواہی واخلاص سے پایا ہے۔

خلال نے کرامات اولیا میں یہ لفظ روایت کیا ہے لا المعجبین بجائے لا بالمتعمقین (معنی میں کوئی فرق نہیں روایت الفاظ میں فرق ہے)۔

دوسری روایت میں ہے کہ کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: ''اے علی! میری امت میں وہ سونے سے بھی کم ہیں''۔

نیز نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ابدال چالیس مرد ہیں۔بائیس شام میں ہیں اور اٹھارہ عراق میں ہیں۔جب ان میں سے کوئی ایک وفات پا جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے مرتبے پر کسی دوسرے شخص کو بدل دیتا ہے۔جب ہی معاملہ یہ ہو جائے کہ وہ سب فوت

کردیئے جائیں گے تو اس وقت قیامت برپا ہو جائے گی۔ اس روایت کو حکیم ترمذی نے روایت کیا ہے۔ مزید ان سے مرفوع روایت ہے کہ فرمایا کہ چالیس مرد اور چالیس عورتیں ابدال ہیں۔ جب ان میں سے کوئی مرد وفات پا جاتا ہے تو اس کی بجائے اللہ تعالیٰ اس مرتبہ پر کسی مرد کو فائز کرتے ہیں۔ جب کوئی ابدال عورتوں میں سے کوئی عورت وفات پا جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس مرتبے پر کسی عورت کو فائز کرتے ہیں۔ اس روایت کو دیلمی نے مسند الفردوس میں نقل کیا ہے۔ ان سے مروی ایک اور روایت میں ہے: آپ نے فرمایا کہ؛ میری امت کے ابدال جنت میں نماز اور روزے کی کثرت کے سبب سے داخل نہیں ہوں گے بلکہ وہ اپنے قلوب کی سلامتی اور اپنے نفوس کے سخا اور کرم سے جنت میں جائیں گے۔ اس روایت کو ابن عدی اور خلال نے نقل کیا ہے۔ اس کے اخیر میں زیادہ کیا ہے۔ والنصح للمسلمین۔ یعنی مسلمانوں کی خیر خواہی۔ ایک اور روایت میں حضرت انس ﷛ کی سند سے مروی ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ زمین ایسے چالیس مردوں سے خالی نہیں ہوگی جو خلیل الرحمٰن کی مثل ہوں گے۔ ان کی برکت سے بارانِ رحمت سے سیرابی نصیب ہو گی۔ اور ان کی نصرت سے فتح یاب ہوں گے۔ جب کوئی ان میں سے وفات پا جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُس کے مرتبہ پر کسی اور کو بدل دیتا ہے۔ حضرت قتادہ ﷛ فرماتے ہیں کہ ہمیں قطعاً شک نہیں کہ حضرت حسن بصری ﷛ ابدال ہیں۔ حضرت ابن عباس ﷛ سے مروی ہے فرمایا کہ حضرت نوح ؑ کے بعد زمین سات نفوس قدسیہ سے خالی نہیں ہوتی۔ جن کی بدولت اہلِ ارض بلاؤں اور عذاب سے محفوظ رہتے ہیں۔

ابن عمر ﷛ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میری امت کے اخیار ہر دور میں پانچ سو افراد ہیں۔ ابدال چالیس افراد ہیں۔ پانچ سو کی تعداد کبھی کم نہیں ہوتی اور نہ ہی چالیس کی تعداد کم ہوتی ہے۔ جب کوئی شخص چالیس میں سے وفات پا جاتا ہے تو اللہ

تعالیٰ پانچ سو سے اس کے مرتبہ پر فائز کر دیتا ہے۔اسی طرح جب کوئی ان میں وفات پا جاتا ہے تو چالیس میں سے ان کے مرتبہ پر فائز کرتے ہیں۔صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہمیں اُن کے اعمال کے بارے میں بتائیں۔آپ نے فرمایا: کہ وہ نفوس قدسیہ اپنے اوپر ظلم کو معاف کرتے ہیں اور جو ان پر برائی مسلط کرے ان کو بھلائی سے بدلہ دیتے ہیں۔جو کچھ ان کو اللہ تعالیٰ نے دیا ہے اس میں ہمدردی کرتے ہیں۔اس روایت کو ابو نُعیم نے روایت کیا ہے۔انہیں سے مرفوع روایت میں ہے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میری امت کے ہر دور میں سابقون کا گروہ ہے۔اس کو حلیہ میں ابو نُعیم نے اور حکیم ترمذی نے نقل کیا ہے۔

ابن مسعود ؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے مخلوق میں تین سو نفوس قدسیہ اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہیں جن کے قلوب آدم علیہ السلام کے قلب پر ہیں اور مخلوق میں اللہ تعالیٰ کے لئے چالیس نفوس قدسیہ مخصوص ہیں جن کے قلوب حضرت ابراہیم علیہ السلام کے قلب پر ہیں۔مخلوق میں پانچ نفوس قدسیہ ہیں جن کے قلوب حضرت جبریل علیہ السلام کے قلب پر ہیں۔مخلوق میں تین نفوس قدسیہ ہیں جن کے قلوب حضرت میکائیل علیہ السلام کے قلب پر ہیں۔مخلوق میں ایک نفس قدسیہ ہے جس کا قلب حضرت اسرافیل علیہ السلام کے قلب پر ہے۔جب ایک وفات پا جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے مرتبہ پر ان تین سو میں سے کسی ایک کو فائز کرتا ہے۔جب کوئی تین میں سے کوئی ایک وفات پا جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے مرتبہ پر ان پانچ سے ایک کو فائز کر دیتا ہے۔جب کوئی ان پانچ میں سے وفات پا جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے مرتبہ پر اُن سات میں سے کسی ایک کو فائز کر دیتا ہے جب کوئی سات میں سے وفات پا جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ ان چالیس میں سے اس کے مرتبہ پر فائز کر دیتا ہے۔جب کوئی ان چالیس میں سے وفات پا جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ ان تین سو میں سے اس کے مرتبہ پر فائز کر دیتا ہے۔جب کوئی ان تین سو سے وفات پا جاتا ہے تو اس کے مرتبہ پر عام لوگوں

میں سے کسی خوش بخت کو فائز کر دیتا ہے۔ان کی برکت سے زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے۔ نباتات اُگاتا ہے۔اور باران رحمت دیتا ہے۔بلائیں اور مصیبتیں ٹالتا ہے۔

ابن مسعود ﷺ سے پوچھا گیا ان کی برکت سے کیسے زندہ کرتا اور مارتا ہے؟ جواب فرمایا کہ وہ نفوس قدسیہ اللہ تعالیٰ سے قوموں کی کثرت کے لئے استدعا کرتے ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ ان میں کثرت پیدا کر دیتا ہے۔وہ جابر وظالم لوگوں کو بددعا کرتے ہیں۔تو وہ نیست ونابود ہو جاتے ہیں۔وہ باران رحمت مانگتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان کو سیراب کر دیتا ہے۔ وہ باگارہ الوہیت دستِ دعا اٹھاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کے حکم سے زمین مخلوق کے لئے رزق اگاتی ہے۔وہ دعا کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ مخلوق سے بلاؤں اور مصیبتوں کو ٹال دیتا ہے۔اس روایت کو ابن عساکر نے نقل کیا ہے۔

قولِ علماء

وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَمْ يَذْكُرُ النَّبِيّ عليه السلام اَنَّ اَحَدًا عَلٰى قَلْبِهٖ اِذْلَمْ يَخْلُقِ اللّٰهُ فِىْ عَالَمِ الْخَلْقِ وَالْاَمْرِ اَعَزَّ وَاَشْرَفُ وَاَلْطَفُ مِنْ قَلْبِهٖ عليه السلام فَقُلُوْبُ الْاَنْبِيَاءِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالْاَوْلِيَاءِ بِالْاِضَافَةِ اِلٰى قَلْبِهٖ كَاِضَافَةِ سَائِرِ الْكَوَاكِبِ اِلٰى اِضَاءَةِ الشَّمْسِ وَلَعَلَّ ذٰلِكَ لِاَنَّهٗ مَظْهَرُ الْحَقِّ لِجَمِيْعِ صِفَاتِهٖ بِخِلَافِ غَيْرِهٖ فَاِنَّهٗ يَكُوْنُ مَظْهَرًا لِبَعْض صِفَاتِهٖ فِىْ ضَوْءِ تَجَلِّيَاتِهٖ عَلٰى مَكْنُوْنَاتِ مَكْنُوْنَاتِهٖ وَعَنْ مَعَاذِ بْنِ جَبَلْ قَالَ عليه السلام ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيْهِ فَهُوَ مِنَ الْاَبْدَالِ الَّذِيْنَ بِهِمْ قَوَامُ الدُّنْيَا وَاَهْلِهَا اَلرَّضَاءُ بِالْقَضَاءِ وَالصَّبْرُ عَنْ مَحَارِمِ اللّٰهِ وَالْغَضَبُ فِىْ ذَاتِ اللّٰهِ رَوَاهُ الدَّيْلَمِىُ فِىْ مُسْنَدِ الْفِرْدَوْسِ-وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ لِىْ يَا اَبَا هُرَيْرَة يَدْخُلُ عَلَىَّ مِنْ هٰذَا الْبَابِ السَّاعَةَ رَجُلٌ مِنْ اَحَدِ السَّبْعَةِ الَّذِيْنَ يَدْفَعُ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْ اَهْلِ الْاَرْضِ بِهِمْ فَاِذَا حَبَشِىٌّ قَدْ طَلَعَ مِنْ ذٰلِكَ الْبَابِ اَقْرَعُ اَجْدَعُ عَلٰى

رَاسِہٖ جَرَّةٌ مِنْ مَاءٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِاَبَا هُرَيْرَةَ هُوَ هٰذَا وَ قَالَ ﷺ ثَلَاثَةَ مَرَّاتٍ مَرْحَبًا بِيَسَارٍ وَكَانَ يَرُشُّ الْمَسْجِدَ وَ يَكْنُسُهٗ وَكَانَ غُلَامًا لِلْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ ذَكَرَهُ الْخَلَالُ عَنْ اَبِى الدَّرْدَاءِ قَالَ اِنَّ الْاَنْبِيَاءَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ كَانُوْا اَوْتَادَ الْاَرْضِ فَلَمَّا انْقَطَعَتِ النُّبُوَّةُ اَبْدَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى مَكَانَهُمْ قَوْمًا مِنْ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ يُقَالُ لَهُمُ الْاَبْدَالُ لَمْ يُفَضَّلُوا النَّاسَ بِكَثْرَةِ صَوْمٍ وَلَا صَلٰوةٍ وَلَا تَسْبِيْحٍ وَلٰكِنْ بِحُسْنِ الْخُلْقِ وَبِصِدْقِ الْوَرْعِ و حُسْنِ النِّيَّةِ وَسَلَامَةِ قُلُوْبِهِمْ لِجَمِيْعِ الْمُسْلِمِيْنَ وَالنَّصِيْحَةِ لِلّٰهِ تَعَالٰى رَوَاهُ الْحَكِيْمُ التِرْمَذِىْ فِىْ نَوَادِرِ الْاُصُوْلِ عَنْ بَكْرِ بْنِ خَمِيْسٍ يَرْفَعُهٗ عَلَامَةُ الْاَبْدَالِ اُمَّتِىْ لَايَلْعَنُوْنَ شَيْئًا رَوَاهُ اِبْنُ اَبِى الدُّنْيَا فِىْ كِتَابِ الْاَوْلِيَاءِ - وَعَنِ الْكَتَانِىْ يَقُوْلُ النُّقَبَاءُ ثَلَاثِمِائَةٍ وَالنُّجَبَاءُ سَبْعُوْنَ وَالْبُدَلَاءُ اَرْبَعُوْنَ وَالْاَخْيَارُ سَبْعَةٌ اَلْعُمْدُ اَرْبَعَةٌ وَالْغَوْثُ وَاحِدٌ مَسْكَنُ النُّقَبَاءِ الْمَغْرِبُ وَمَسْكَنُ النُّجَبَاءِ مِصْرٌ وَمَسْكَنُ الْاَبْدَالِ اَلشَّامُ وَالْاَخْيَارُ سَيَّاحُوْنَ فِى الْاَرْضِ وَالْعُمَدُ فِىْ زَوَايَا الْاَرْضِ وَمَسْكِنُ الْغَوْثِ مَكَّةُ وَاِذَا عَرَضَتِ الْحَاجَةُ مِنْ اَمْرِ الْعَامَةِ اِبْتَهَلَ فِيْهَا النُّقَبَاءُ ثُمَّ النُّجَبَاءُ ثُمَّ الْاَبْدَالُ ثُمَّ الْاَخْيَارُ ثُمَّ الْعُمَدُ فَاِنْ اُجِيْبُوْا وَاِلَّا اِبْتَهَلَ الْغَوْثُ فَلَا تَتِمُّ مَسْئَلَتُهٗ حَتّٰى تُجَابُ دَعْوَتُهٗ - وَاَخْرَجَ اَبُوْنُعَيْمٍ فِى الْحِلْيَةِ عَنْ اَبِىْ يَزِيْدِ الْبُسْطَامِىْ اَنَّهٗ قِيْلَ لَهٗ اِنَّكَ مِنَ الْاَبْدَالِ السَّبْعَةِ الَّذِيْنَ هُمْ اَوْتَادُالْاَرْضِ فَقَالَ اِنَّا كُلُّ السَّبْعَةِ يَعْنِىْ اَنَا مَدَارُهُمْ عَلَىَّ وَرُجُوْعُهُمْ اِلَىَّ فَاِنَّهٗ كَانَ الْقُطْبُ وَاَخْرَجَ اَبُوالشَّيْخِ اَبُوْ نَصْرِ الْمُقَدَّسِىْ فِىْ كِتَابِ الْحُجَّةِ عَلٰى تَارِكِ الْمَحَجَّةِ بِسَنَدِهٖ عَنْ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلِ اَنَّهٗ قِيْلَ لَهٗ هَلْ لِلّٰهِ تَعَالٰى فِى الْاَرْضِ اَبْدَالٌ؟ قَالَ نَعَمْ قِيْلَ مَنْ هُمْ قَالَ اِنْ لَمْ يَكُنْ اَصْحَابُ الْحَدِيْثِ هُمُ الْاَبْدَالُ فَمَا اَعْرِفُ لِلّٰهِ اَبْدَالًا - وَقَالَ سَهْلُ بْنُ

عَبْدِاللهِ صَارَتِ الْاَبْدَالُ اَبْدَالاً بِاَرْبَعَةٍ قِلَّةِ الْكَلَامِ وَقِلَّةِ الطَّعَامِ وَقِلَّةِ الْمَنَامِ وَعُزْلَةِ الْاَنَامِ۔ وَاَخْرَجَ اَبُوْنُعَيْم فِي الْحِلْيَةِ عَنْ بِشْرِ بْنِ الْحٰرِثِ اِنَّهٗ سُئِلَ عَنِ التَّوَكُّلِ فَقَالَ اِضْطِرَابٌ بِلَا سُكُوْنٍ رَجُلٌ مُضْطَرِبٌ بِجَوَارِحِهٖ وَ قَلْبُهٗ سَاكِنٌ اِلَى اللهِ تَعَالٰى لَا اِلٰى عَمَلِهٖ وَسُكُوْنٍ بِلَا اِضْطِرَابٍ رَجُلٌ سَاكِنٌ اِلَى اللهِ تَعَالٰى بِلَا حَرْكَةٍ وَهٰذَا عَزِيْزٌ وَهُوَ مِنْ صِفَاتِ الْاَبْدَالِ۔ وَاَخْرَجَ عَنْ مَعْرُوْفِ الْكَرْخِيْ قَالَ مَنْ قَالَ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ عَشْرَ مَرَّاتٍ اَللّٰهُمَّ اَصْلِحْ اُمَّةَ مُحَمَّدٍ ﷺ اَللّٰهُمَّ فَرِّجْ اُمَّةَ مُحَمَّدٍ ﷺ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْ اِمَّةَ مُحَمَّدٍ ﷺ كُتِبَ مِنَ الْاَبْدَالِ۔ وَاَخْرَجَ عَنْ عَبْدِاللهِ الْبَاجِيْ اِنْ اَحْبَبْتُمْ اَنْ تَكُوْنُوْا اَبْدَالاً فَاَحَبُّوْا مَاشَاءَ اللهُ وَمَنْ اَحَبَّ مَاشَاءَ اللهُ لَمْ يَنْزِلْ بِهٖ مِنَ اللهِ مَقَادِيْرُ شَيْءٍ اِلَّا اَحَبَّهٗ۔

بعض علماء نے فرمایا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے نہیں فرمایا کہ ان احداً علی قلبہ یعنی ”کسی کو (نبی کریم ﷺ کے قلب پر) اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے عالم خلق اور امر میں“ نبی کریم ﷺ کو سب سے زیادہ عزت، شرف اور لطیف ترین قلب والے ہی مخلوق فرمایا ہے۔ (ﷺ)

لہٰذا انبیاء، ملائکہ اور اولیاء کرام کے قلوب کی سید عالم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قلب کی نسبت ایسے ہے جیسے تمام کواکب کی آفتاب جہاں تاب کی تابانی سے نسبت ہے۔ شاید ایسے ہے کہ بدوں ماسوا کے آپ ﷺ اپنی تمام صفات کے ساتھ حق تعالیٰ کے مظہر ہیں۔ آپ ہی اپنی بعض صفات سے کائنات کی تکوین پر اپنی تجلیات کی ضوء میں جلوہ ریز ہیں۔

حضرت معاذ بن جبل ﷺ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ تین خصلتیں جن میں ہیں وہ شخص ابدال میں سے ہے۔ جن کی وجہ سے دنیا قائم ہے۔ اور اس کے اہل اللہ تعالیٰ کی قضاء پر راضی ہیں، اللہ تعالیٰ کے محارم سے باز رہنا اللہ تعالیٰ کی ذات کی خاطر غصہ کرنا۔ اس روایت کو دیلمی نے مسند الفردوس میں نقل کیا ہے۔ حضرت ابو ہریرہ ﷺ

سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ نے مجھے ارشاد فرمایا اے ابوھریرہ رضی اللہ عنہ ان سات مردوں میں سے ایک ابھی ابھی اس دروازے سے میرے پاس آیا ہے جن کی برکت سے اللہ تعالیٰ اہل ارض سے مصیبتیں ٹالتا ہے۔ اچانک ایک حبشی اسی دروازے سے نمودار ہوا۔ وہ شخص گنجا' اور عیب دار ناک والا تھا۔ اس کے سر پر پانی کا گھڑا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے ابوھریرہ رضی اللہ عنہ! وہ یہی شخص ہے اور رسول اللہ ﷺ نے تین مرتبہ یسار کو مرحبا فرمایا۔ وہ مسجد کو پانی چھڑکتے اور اس کو جھاڑو دیتے اور وہ مغیرہ بن شعبہ کے غلام تھے۔ اس روایت کو خلال نے نقل کیا ہے۔ حضرت ابودرداء سے روایت ہے۔ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ انبیاء کرام علیہم السلام زمین کے اوتاد (میخیں) ہیں۔ جب نبوت کا سلسلہ ختم ہو گیا اللہ تعالیٰ نے ان کے بجائے حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی امت سے ایک قوم ان کے بدل رکھے گا۔ ان کو ابدال کہا جاتا ہے۔ وہ نفوس قدسیہ روزے اور نماز کی کثرت اور تسبیح کہنے کی وجہ سے صاحب فضل وشرف نہ ہوں گے بلکہ حسن خلق، سچی پرہیزگاری حُسنِ نیت' ان کے قلوب کی سلامتی تمام مسلمانوں کے بارے میں اور اللہ تعالیٰ کے لئے خیر خواہی کرنا۔ اس روایت کو حکیم ترمذی نے نوادار الاصول میں ذکر کیا ہے۔

بکر بن خمیس سے مرفوعاً مروی ہے فرمایا کہ: امت کے ابدال کی علامت ہے کہ وہ کسی شے کو لعنت نہیں کرتے۔ ابن ابی الدنیا نے کتاب الاولیاء میں ذکر کیا ہے۔ الکتانی سے مروی ہے کہ فرماتے ہیں نقباء تین سو افراد ہیں' نجباء ستر افراد ہیں' ابدال چالیس افراد ہیں' اخیار سات ہیں' عمد چار ہیں اور غوث ایک شخص ہے۔ نقباء کی قیام گاہ مغرب ہے' نجباء کی قیام گاہ مُصر ہے' ابدال کی قیام گاہ شام ہے' اخیار روئے زمین میں سیاح ہیں۔ عمد زمین کے کونوں میں قیام پذیر ہیں اور غوث کی قیام گاہ مکہ مکرمہ ہے۔

جب عام لوگوں کو کوئی حاجت درپیش ہوتی ہے تو نقباء پھر نجباء، پھر ابدال، پھر اخیار، پھر عمد بارگاہ الٰہی میں یکے بعد دیگرے التجاء و مناجات کرتے ہیں۔ اگر ان کی مناجات مقبول ہو جائے تو فبہا، ورنہ غوث مناجات کرتا ہے۔ جہاں تک ان کی التجاء و مناجات پوری نہیں ہوتی حتٰی کہ اس کی دعا قبول ہو جاتی ہے۔

ابونُعیم نے حلیہ میں حضرت ابو یزید بسطامی سے بیان کیا ہے کہ موصوف سے پوچھا گیا کہ آپ ان سات ابدال میں سے ہیں جو روئے زمین کے اوتاد ہیں۔ جواب دیا کہ میں سات کا کل ہوں۔ یعنی میں ہی ان کا مدار ہوں، میں ہی ان کا مرجع ہوں۔ وہی قطب تھے۔ ابو شیخ ابوالنصر مقدسی نے كتاب الحجة على تارك المحجة میں احمد بن حنبل کی سند سے نقل کیا ہے۔ ہاں۔ پوچھا گیا وہ لوگ کون ہیں؟ جواب دیا کہ اصحاب حدیث کیوں نہ ہوں، وہ ابدال ہیں۔ یعنی ان کے ہوتے ہوئے کوئی اور اللہ کے ابدال میں نہیں ہوتا۔ سہل بن عبداللہ فرماتے ہیں کہ ابدال چار خصلتوں سے بنتا ہے۔ قلت کلام، قلت طعام، قلت منام اور لوگوں سے خلوت۔ ابونُعیم حلیہ میں بشر بن حارث سے روایت نقل کی ہے۔ ان سے توکل کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا: بے تابی بغیر سکون، مرد اپنے اعضاء سے بے چین، اس کا قلب اللہ کی طرف سکون پذیر، بدون حرکت، وہ عزیز وہ ابدال کی صفات سے ہے۔ معروف کرخی سے نقل کیا۔ فرمایا: جس نے ہر روز دس مرتبہ یہ کلمات پڑھے تو اسے ابدال میں لکھ دیا جائے گا۔ وہ کلمات یہ ہیں: اللهم اصلح امة محمد ﷺ، فرج عن امة محمد ﷺ، اللهم ارحم امة محمد ﷺ''۔ عبداللہ باجی سے نقل کیا ہے۔ اگر تم چاہو کہ تم ابدال بن جاؤ۔ تو اللہ تعالٰی کی مشیت کو پسند کرو۔ جو شخص اللہ تعالٰی کی مشیت کو پسند کرتا ہے تو اس کے بارے میں اللہ تعالٰی کی طرف سے کسی شے کی مقادیر اس کی پسند کے مطابق ہی اترتی ہیں۔

[۲۴]

ثُمَّ اِعْلَمْ اَنَّ الْبَغَوِیْ اَخْرَجَ فِیْ تَفْسِیْرِ سُوْرَۃِ شُوْرٰی۔ عَنْ اَنَسْ بِنْ مَالِكْ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ عَنْ جِبْرَائِیْلَ عَنِ اللّٰہِ یَقُوْلُ اللّٰہُ عَزَّوَ جَلَّ مَنْ اَھَانَ لِیْ وَلِیًّا فَقَدْ بَارَزَنِیْ بِالْمُحَارَبَۃِ وَاِنِّیْ لَاَسْرَعُ شَیْءٌ اِلٰی نُصْرَۃِ اَوْلِیَائِیْ وَاِنِّیْ لَاَغْضَبُ لِاَوْلِیَائِیْ کَمَا یَغْضِبُ اللَّیْثُ الْحَرْوِیُّ الْغَضْبَانُ وَمَا تَقَرَّبَ اِلٰی عَبْدِیْ الْمُؤْمِنُ بِمِثْلِ فُرِضَتْ عَلَیْہِ وَمَا یَزَالُ عَبْدِی الْمُؤْمِنُ یَتَقَرَّبُ اِلَیَّ بِالنَّوَافِلِ حَتّٰی اُحِبَّہٗ، فَاِذَا اَحْبَبْتَہٗ، کُنْتُ لَہٗ، سَمْعًا وَبَصَرًا وَیَدًا وَ مُؤَیِّدًا اِنْ دَعَانِیْ اَجَبْتَہٗ، وَاَنْ اَعْطَیْتَہٗ، وَمَا تَرَدَّدْتُ فِیْ شَیْءٍ اَنَا فَاعِلُہٗ، تَرَدُّدِیْ فِیْ قَبْضِ رُوْحِ عَبْدِی الْمُؤْمِنِ یَکْرَہُ الْمَوْتَ وَاَکْرَہُ اَسَاتَہٗ، فَلَا بُدَّلَہٗ، مِنْہُ وَاِنَّ مِنْ عِبَادِی الْمُؤْمِنِیْنَ لِمَنْ یَسْئَلُوْنِیَ الْبَابَ مِنَ الْعِبَادِ خَائِفُہٗ، عَنْہُ اَنْ لَا یَدْخُلُہٗ، عُجْبٌ فَیُفْسِدُہٗ، ذَالِكَ وَاِنَّ مِنْ عِبَادِیَ الْمُؤْمِنِیْنَ لِمَنْ لَا یَصْلِحُ اِیْمَانُہٗ، اِلَّا الْفَقْرُ وَلَوْ اَغْنَیْتَہٗ، لَاَفْسَدَہٗ، ذَالِكَ وَاِنْ مِنْ عِبَادِیَ الْمُؤْمِنِیْنَ لِمَنْ لَا یَصْلِحُ اِیْمَانُہٗ، اِلَّا الصِّحَۃُ وَلَوْ اَسْقَمْتَہٗ، لَاَفْسَدَہٗ، ذٰلِكَ وَاِنَّ مِنْ عِبَادِیَ الْمُؤْمِنِیْنَ لِمَنْ لَا یَصْلِحُ اِیْمَانُہٗ، اِلَّا السَّقْمُ وَلَوْ اَصْحُتَہٗ، لَاَفْسَدَہٗ، ذٰلِكَ اِنِّیْ اُدَبِّرُ عِبَادِیْ بِعِلْمِیْ بِقُلُوْبِھِمْ اِنِّیْ عَلَیْھِمْ خَبِیْرٌ۔

جان لو کہ امام بغوی نے سورۃ شوریٰ کی تفسیر میں ذکر کیا ہے کہ حضرت انس بن مالک نے نبی کریم ﷺ سے آپ نے جبریل علیہ السلام سے انہوں نے اللہ تعالیٰ سے بیان کیا۔ اللہ عزوجل فرماتا ہے جس شخص نے میرے ولی کی اہانت کی اس نے مجھے جنگ کی دعوت دی۔ میں اپنے اولیاء کی نصرت میں بہت جلدی کرتا ہوں۔ میں اپنے اولیاء کے لئے بہت غضبناک ہوتا ہوں جس طرح غضبناک شوریدہ سر شیر ناراض ہوتا ہے جو میرا مومن بندہ اپنے فرائض مقررہ کے مثل سے میرا اقرب چاہتا ہے اور وہ میرا مومن بندہ ہمیشہ میرا اقرب

نوافل سے حاصل کرتا رہتا ہے حتیٰ کہ میں اسے محبوب بنالیتا ہوں۔ پھر جب میں اس کو محبوب بنالیتا ہوں میں اس کی سمع، بصر، ہاتھ اور مددگار ہوجاتا ہوں۔ اگر وہ مجھ سے دعا مانگتا ہے تو اس کی دعا قبول کرلیتا ہوں اور میں اس کو دیتا ہوں۔ میں کسی شے میں تردد نہیں کرتا۔ میں اس کو کرگذرتا ہوں۔ میرا تردد اپنے بندے کے روح قبض کرنے میں ہوتا ہے جو موت کو پسند نہیں کرتا۔ میں اس کی برائی کو ناپسند کرتا ہوں۔ اس سے جو اس کے لئے ضروری ہے اور میرے مومن بندوں میں سے کچھ ایسے ہیں جو مجھ سے عبادت میں توفیق مانگتے ہیں، میں اس سے خائف ہوں کہ وہ عُجب وتکبر میں مبتلا نہ ہوجائے تاکہ اسے فساد میں ڈال دے۔ اور میرے مومن بندوں میں سے کچھ ایسے ہیں جن کو ان کا ایمان فقر ہی دیتا ہے اور اگر میں اسے غنی کردوں تو وہ اسے فساد میں ڈال دے گا۔ اور میرے مومن بندوں میں سے کچھ ایسے ہیں جن کو ان کا ایمان صحت ہی دیتا ہے۔ اگر میں اسے بیمار کردوں تو وہ اسے فساد میں ڈال دے گا۔ اور میرے مومن بندوں میں سے کچھ ایسے ہیں جن کو ان کا ایمان بیماری ہی دیتا ہے اگر میں اسے صحت دے دوں تو وہ اسے فساد میں ڈال دے گی۔ میں اپنے علم سے ان کے دلوں کے مطابق اپنے بندوں کی تدبیر کرتا ہوں۔ یقیناً میں علیم وخبیر ہوں۔

[۲۵]

وَقَدْ اَخْرَجَہ، اِبْنُ اَبِی الدُّنْیَا فِی کِتَابِ الْاَوْلِیَاءِ عَنْ اَنَسٍ اَیْضًا بِطُوْلِہٖ وَلَفْظِہٖ وَیُقَوِّیْہِ مَا اَخْرَجَہُ الْبُخَارِیُّ فِیْ صَحِیْحِہٖ عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ علیہ السلام قَالَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ مَنْ عَادٰی لِیْ وَلِیًّا فَقَدْ آذَنْتُہ، بِالْحَرْبِ وَمَا تَقَرَّبَ اِلَیَّ عَبْدٌ بِشَیْءٍ اَحَبُّ اِلَیَّ مِمَّا افْتَرَضْتُ عَلَیْہِ وَمِمَّا یَزَالُ عَبْدِیْ یَتَقَرَّبُ اِلَیَّ بِالنَّوَافِلِ حَتّٰی اَحَبَّہ، فَاِذَا اَحْبَبْتُہ، کُنْتُ سَمْعُہُ الَّذِیْ یَسْمَعُ بِہٖ وَبَصَرُہُ الَّذِیْ یُبْصُرُ بِہٖ وَیَدُہُ الَّتِیْ یَبْطِشُ بِھَا وَرِجْلُہُ الَّتِیْ یَمْشِیْ بِھَا وَلَئِنْ سَاَلَنِیْ لَاُعْطِیَنَّہ،

وَلَئِنْ اَسْتَعَاذَنِیْ لَاُعِیْذَنَّہ، وَمَا تَرَدَّدْتُ عَنْ شَیْءٍ اَنَا فَاعِلُہ، تَرَدُّدِیْ عَنْ نَفْسِ عَبْدِیَ الْمُوْمِنِ یَکْرَہُ الْمَوْتَ وَاَکْرَہُ اَسَائَتَہ، وَلَابُدَّلَہ، مِنْہُ۔ وَقَدْ بَیَّنْتُ مَعْنٰی ھٰذَا الْحَدِیْثِ فِیْ شَرْحِ الْمِشْکٰوۃِ وَالْاَرْبَعِیْنَ وَاِلَیْہِ الْمُوَفِّقُ وَالْمُعِیْنُ۔

ابن ابی الدنیا نے کتاب الاولیاء میں ذکر کیا ہے۔ حضرت انس ﷺ سے اپنے طول اور لفظ سے مروی ہے۔ بخاری کی حدیث حضرت ابوھریرہ سے مروی اس کو تقویت دیتی ہے۔ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جس شخص نے میرے ولی سے عداوت کی میں اس کے خلاف اعلانِ جنگ کرتا ہوں۔ کوئی بندہ کسی شے سے میرا قرب چاہتا ہے' میں چاہتا ہوں کہ وہ اپنے فرض عبادت سے قرب حاصل کرے اور میرا بندہ نوافل سے ہمیشہ قرب حاصل کرتا ہے۔ حتیٰ کہ میں اسے محبت کرتا ہوں۔ جب میں اس کو محبوب بنالیتا ہوں تو میں اس کی سماعت ہو جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے۔ اور اس کی بصارت ہو جاتا ہوں جس سے دیکھتا ہے۔ میں اس کا ہاتھ ہو جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے اور اس کے پاؤں ہو جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے۔ اگر وہ مجھ سے کچھ مانگے میں اسے ضرور دیتا ہوں۔ اگر وہ مجھ سے پناہ طلب کرے تو میں اسے پناہ دیتا ہوں۔ میں کسی شے سے متردد نہیں ہوا میں اسے کر گذرتا ہوں۔ میرا تردد میرے مومن بندے کی ذات کے بارے ہوتا ہے۔ جب وہ موت کو ناپسند کرتا ہے۔ میں اس برائی کو ناپسند کرتا ہوں۔ حالانکہ وہ اس کے لئے ضروری ہے۔ میں نے اس حدیث کا مفہوم شرح مشکوٰۃ اور اربعین میں بیان کر دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ذات توفیق دینے والی اور مددگار ہے۔

خلاصۂ کلام:

ثُمَّ اِعْلَمْ اَنَّ مَا اشْتَھَرَ عَلٰی اَلْسِنَۃِ الْعَامَۃِ مِنْ اَنَّ اُوَیْسًا قَلَعَ جَمِیْعَ اَسْنَانِہٖ لِشِدَّۃِ اَحْزَانِہٖ حِیْنَ سَمِعَ اَنَّ سِنَّ النَّبِیِّ علیہ السلام اُصِیْبَ یَوْمَ اُحُدٍ وَلَمْ نَعْرِفْ نُصُوْصَ اَیِّ

مِنْ كَانَ بِوَجْهٍ مُعْتَمَدٍ لَا اَصْلَ لَهٗ عِنْدَ الْعُلَمَاءِ مَعَ اَنَّهٗ مُخَالِفُ الشَّرِيْعَةِ الْغَرَّاءِ وَلِذَا
لَمْ يَفْعَلْهُ اَحَدٌ مِنَ الصَّحَابَةِ الْكُبَرَاءِ عَلٰى اَنْ فَعَلَ هٰذَا عَبَثٌ لَا يَصْدُرُ اِلَّا عَنِ السُّفَهَاءِ-
وَكَذَا لَا تَثْبُتُ نِسْبَةُ الْخِرْقَةِ النَّبَوِيَّةِ اِلَيْهِ وَمِنْ جِهَةٍ اِلٰى بَعْضِ الْمَشَائِخِ بِمَا يُعْتَمَدُ اِلَيْهِ
وَكَذَا تَلْقِيْنُ الذِّكْرِ الْخَفِيِّ اَوِ الْجَلِيِّ وَنِسْبَتُهٗ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ مِنْ طَرِيْقِ اَبِيْ بَكْرٍ اَوْ عُمَرَ
لَا يَصِحُّ هٰذَا الْخَبَرُ بِالْحَدِيْثِ وِالسِّيَرِ بَلْ لَا يَثْبُتُ بَيْنَ عَلِيٍّ وَالْحَسَنِ الْبَصَرِيْ مَادَةَ
الْاِجْتِمَاعِ فِيْ عَصْرٍ وَاحِدٍ بِالْاِجْمَاعِ- فَكَذَا طَرِيْقُ الْمُصَافَحَةِ الْخَاصَّةِ الْمُسَلْسَلَةِ
عَلٰى مَا يَدَّعِيْهِ بَعْضٌ فِي السِّلْسِلَةِ وَجَعَلُوْهُ لِلْعَامَةِ مَادَةَ الْمَشْغَلَةِ لَيْسَ لَهٗ نِسْبَةٌ مُتَصِلَةٌ
فَعَلَيْكَ بِالْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ وَمَادَرَجَ عَلَيْهِ الْاَئِمَّةُ مِنَ الدِّيْنِ فِي الدُّنْيَا وَالرَّغْبَةُ فِي الْعُقْبٰى
وَالْاِقْبَالُ عَلَى الْمَقْصُوْدِ الْاَسْنٰى مِنَ الْحُضُوْرِ مَعَ الْمَوْلٰى-

رَزَقَ اللّٰهُ تَعَالٰى لِزِيَادَةٍ بِاللِّقَاءِ فِيْ مَقَامِ الْحُسْنٰى-
وَسَلَامٌ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ

خلاصۂ کلام:

خوب یاد رکھلو! یہ جو لوگوں کی زبان پر عام ہے کہ حضرت اویس قرنی ﷺ نے شدت غم میں مغلوب ہوکر اپنے تمام دانت توڑ ڈالے تھے۔ جب انہوں نے سنا کہ نبی کریم علیہ الصلوۃ والسلام یوم احد میں زخموں میں مبتلا ہوئے؛ ایسی کوئی نص نہیں جانتے جو یہ بتائے کہ کون سا دندان مبارک متاثر ہوا۔ ایسی کوئی معتمد اور قابل بھروسہ نص نہیں ہے۔ علماء کی نزدیک اس کی اصل موجود نہیں ہے۔ اس کے علاوہ یہ عمل شریعت مبارک کے بھی مخالف ہے۔ اس لئے کہ کبار صحابہ کرام میں سے کسی ایک نفس قدسیہ نے اس جیسا عبث اور غلط کام نہیں کیا۔ اس جیسا غلط کام نادانوں سے ہی سرزد ہوتا ہے۔

اسی طرح نبی کریم علیہ الصلوۃ والسلام کے خرقہ طیبہ کی نسبت ان (اُویس) کی طرف بھی ثابت نہیں ہے۔ اور بعض مشائخ کی طرف ایسی نسبت نہیں ہے جس پر اعتماد کیا جائے۔ اسی طرح ذکر خفی اور جلی کی تلقین اور اس کی نسبت نبی کریم ﷺ کی طرف بطریق حضرت ابوبکر یا

حضرت عمر رضی اللہ عنہما یہ خبر حدیث اور سیرت سے صحیح نہیں ہے۔ اور حضرت علی ﷺ اور حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کی ملاقات ایک وقت میں بالاجماع درست اور ثابت نہیں ہے۔

اسی طریق مصافحہ خاص مسلسل جیسا کہ بعض سلسلہ کے لوگ دعوٰی کرتے ہیں اور عام لوگوں میں مشغلہ بن چکا ہے اس کی کوئی متصل نسبت نہیں ہے۔ آپ کو کتاب وسنت پر اور ایمہ دین نے جو دنیا میں اور عقبیٰ میں رغبت کے بارے میں درج کیا ہے اس پر عمل کریں۔ اعلیٰ مقصد کی طرف توجہ دیں اور اپنے مولا کے حضور رہیں۔

اللہ تعالیٰ مقام حسنیٰ میں ملاقات میں اضافہ فرماوے۔

والسّلام علی عبدہ المرسلین، والحمد للہ ربّ العالمین۔

تکمیل ترجمہ: ۱۴ مارچ ۲۰۱۳ء بروز جمعرات